DARUL IFTA
Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی۔ پاکستان

تاریخ آمد: ۱۷/۰۹/۱۴۴۴
08-04-2023

فتوی نمبر: 144409101462

دار الافتاء جامعۃ العلوم الإسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی۔ باکستان

سوال

کرپٹو کرنسی کے متعلق سوالات

سوال نمبر ا: کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید وفروخت جائز ہے؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید وفروخت کی جاسکتی ہے؟

سوال نمبر ۲: کیا کرپٹو کرنسی کو بطور سرمایہ کاری استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس میں سرمایہ کاری سے نفع کمانا جائز ہے؟

سوال نمبر ۳: کرپٹو کرنسی مال، زر، کرنسی یا اثاثہ کے حکم میں آئے گی؟ نیز بطور اثاثہ اس کی خرید وفروخت و نفع کمانا جائز ہے؟

سوال نمبر ۴: کرپٹو کرنسی کی اسپاٹ ٹریڈنگ کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۵: کیا کرپٹو کرنسی مائننگ کے ذریعے پیسے کمانا جائز ہے؟ اور کرپٹو کرنسی مائننگ مشینوں میں سرمایہ کاری جائز ہے؟

سوال نمبر ۶: کچھ ممالک میں کرپٹو کرنسی کو بطور اثاثہ تسلیم کیا گیا ہے اور کچھ کا یہ لیگل ٹینڈر ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۷: اگر حکومتِ پاکستان کرپٹو کرنسی پر قانون سازی کرلے یعنی اسے بطور کرنسی یا اثاثہ قبول کرلے اور اس کی خرید وفروخت کی اجازت دے تو پھر اس کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

سوال نمبر ۸: جن ممالک کے اندر کرپٹو کرنسی ممنوع نہیں، پاکستان میں رہ کر مختلف ایپلیکیشنز کی مدد سے اُن ممالک میں کیا کرپٹو کرنسی کی خرید وفروخت کی جاسکتی ہے؟ مثلاً زید پاکستان میں رہتا ہے اور اپنے پیسے بکر کو امریکہ یا کسی دوسرے ملک میں بھیجتا ہے یا پھر اس کا ایک بینک اکاؤنٹ امریکہ میں ہے اور وہ وہاں سے کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری کر کے پیسے کماتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۹: اگر کسی چیز (مبیع) میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہو تو کیا شریعت میں اس سے منع کیا گیا ہے؟ یعنی عالمی معاشی ماہرین، یورپین ریگولیٹری ادارے وسائنسدان کرپٹو کرنسی کے بہت زیادہ اتار چڑھاؤ کی وجہ سے انتہائی رسکی اور اسپیکولیشن (سٹے بازی، قیاس آرائی) قرار دیتے ہیں اور صارفین کو اس کے لین دین سے منع کرتے ہیں، جب کہ دوسری طرف کچھ حضرات دلائل دیتے ہیں کہ اتار چڑھاؤ تو دیگر چیزوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً پلاٹ کی قیمتوں میں، لہذا اس صورت میں کیا شریعت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ والی چیزوں کی خرید وفروخت کو منع کیا گیا ہے؟

سوال نمبر ۱۰: سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی کا کیا حکم ہوگا؟ یعنی اگر حکومتِ پاکستان (اسٹیٹ بینک آف پاکستان) پاکستانی روپیہ کی ڈیجیٹل شکل جاری کردے اور اُس کو اسی طرح کنٹرول کرے اور وہی تمام صفات اس میں شامل ہوں جو کہ پاکستان روپے میں ہیں، بس کاغذی کرنسی کے ساتھ ساتھ کاغذی کرنسی کا ڈیجیٹل متبادل بھی لے آئے، اس کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

سوال نمبر ۱۱: اسٹیبل کوائن Stable Coin کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

سوال نمبر ۱۲: آئی سی او یعنی (Initial Coin Offerings (ICOs کے ذریعے عوام سے سرمایہ اکھٹے کرنے کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۱۳: اس وقت دنیا میں کاغذی کرنسی کے تناظر میں ڈیجیٹلائزیشن بہت بڑھ گئی ہے یعنی کاغذی کرنسی کا ڈیجیٹل استعمال بہت زیادہ ہو رہا ہے مثلاً آن لائن پیمنٹ یا اے ٹی ایم یا ڈیبٹ کارڈ وغیرہ کی صورت میں۔ اور مختلف سینٹرل بینک اور حکومتوں کی جانب سے انہی کاغذی کرنسیوں کے ڈیجیٹل شکل پر بھی کام شروع ہو چکا ہے جیسے ڈیجیٹل یورو، ڈیجیٹل ین، ڈیجیٹل ڈالر وغیرہ اور مستقبل عنقریب میں کئی ممالک مکمل ڈیجیٹل کرنسی کی طرف چلے جائیں گے۔ مگر یہ ساری ڈیجیٹل کرنسیاں حکومت (سینٹرل بینک) کی جانب سے ہی کنٹرول کی جائیں گے۔ اب کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں یہ ڈیجیٹل کرنسی اور کرپٹو کرنسی، دونوں ہی محض فرضی نمبر ہوں گے اور ان میں صرف بنیادی فرق حکومت کا کنٹرول ہوگا۔ لہٰذا وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ شریعت میں کرنسی کی حکومت کی طرف سے کنٹرول ہونے کی کوئی قید نہیں ہے اور اگر عرف میں اس کو لوگ مال سمجھیں تو اس کا استعمال جائز ہے۔ لہٰذا وہ کرپٹو کرنسی میں بس ایک بنیادی فرق ہی سمجھتے ہیں کہ حکومت کا کنٹرول۔ اُن کی اس دلیل پر علمائے کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۴: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی اثاثہ ہے لہٰذا اس کا حسّی ہونا ضروری نہیں۔ نیز چونکہ کرپٹو کرنسی Intangible ہے لہٰذا اس کی منتقلی کی شکل مختلف ہوگی اور اس پر بیع قبل القبض لاگو نہیں ہوگی۔ مفتیانِ کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۵: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس طریقے سے ہم سافٹ ویئر کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں، ویب سائٹ خرید و فروخت کر سکتے ہیں، اسی پر قیاس ہم کرپٹو کرنسی کو بھی کر سکتے ہیں یعنی سافٹ ویئر بھی ڈیجیٹل ہے اور کرپٹو کرنسی بھی ڈیجیٹل ہے لہٰذا اسی پر قیاس کر کے ہم کرپٹو کرنسی کی بھی خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ اس بارے میں مفتیانِ کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

این ایف ٹی اور میٹاورس سے متعلق سوالات

سوال نمبر ۱: این ایف ٹی کا شرعی حکم کیا ہوگا؟ کیا ہم اپنے ڈیجیٹل اثاثوں کو محفوظ بنانے کی نیت سے این ایف ٹی بنا سکتے ہیں؟ اور پھر این ایف ٹی بنا کر اس کی خرید و فروخت سے نفع کما سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۲: میٹاورس کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیا اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے؟ مثلاً کوئی استاد ہے اور وہ آن لائن میٹنگ کرتا ہے اور اس کیلئے وہ زوم یا مائیکرو سافٹ ٹیم استعمال کرتا تھا مگر اب وہ میٹاورس کا استعمال کرتا ہے تاکہ میٹنگ کرنے والوں سے تعامل مزید بڑھ جائے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ نیز کوئی دکاندار پہلے ویب سائٹ کی مدد سے کاروبار کرتا تھا، اب اس نے میٹاورس پر اپنی دکان بنائی ہے اور خرید و فروخت کر رہا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۳: آن لائن گیم کے اندر مختلف آئٹمز یعنی اشیاء کی خریداری کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۴: کیا میٹاورس کیلئے ہم اپنی تصویر کا ہم شکل اوتار بنا سکتے ہیں؟

مستفتی: مبشر حسین رحمانی

جواب

جواب سے قبل تمہید کے طور پر کرپٹو کرنسی اور دیگر کرپٹو اثاثہ جات کی ماہیت و تعریف اور ان امور کا ذکر کیا جاتا ہے جس پر کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی اور میٹاورس کے شرعی حکم کا مدار ہے (یہ تمام معلومات سوال کے ساتھ منسلکہ ضمیمہ اور دیگر رسائل، مضامین اور کتب سے ماخوذ ہیں اور اخیر میں حوالہ جات موجود ہیں):

۱) کرپٹو اثاثہ: یہ اصل میں قدر اور حقوق کا ڈیجٹل اظہار ہے جس کو ہم ڈسٹری بیوٹڈ لیجر ٹیکنالوجی اور اس سے ملتی جلتی ٹیکنالوجی کی مدد سے الیکٹرونک طور پر منتقل اور محفوظ کر سکتے ہیں۔ کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی اور میٹاورس وغیرہ سب کرپٹو اثاثہ ہیں(۱)۔

۲) کرپٹو کرنسی کی تعریف یہ ہے کہ وہ کرنسی جس کے اندر بہت ہی زیادہ طاقت ور کرپٹو گرافک الگوریتھمز کا استعمال ہوتا ہے۔ ڈیجٹل کرنسی میں عام طور پر کرپٹو گرافک الگوریتھمز کا استعمال ہوتا ہے اس لیے ڈیجٹل کرنسی کو کرپٹو کرنسی بھی کہا جاتا ہے۔(۲)

۳) کرپٹو کرنسی (اسٹیبل کوائن کے علاوہ، اسٹیبل کوائن کی تفصیل آگے موجود ہے) حقیقت میں نہ کسی خارج میں موجود کرنسی کی نمائندگی کرتی ہے اور نہ ہی ڈیجٹل (ورچول) صورت میں کوئی کرنسی یا کوائن ہے بلکہ حقیقت میں یہ صرف کھاتوں (لیجر) میں نمبرات کا اندراج ہے مثلاً ۱۰ بٹ کوائن (ایک قسم کی کرپٹو کرنسی ہے) زید نے بکر سے خرید لیے اس کا مطلب اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ کھاتے (لیجر) میں یہ لکھ دیا گیا کہ زید نے بکر سے ۱۰ بٹ کوائن خرید لیے اور زید کے نام سے بکر کے نام پر منتقل ہو گئے، نہ خارج میں کسی مادی (physical) کرنسی کا ان دونوں کے درمیان تبادلہ ہوا اور نہ ہی کسی ڈیجٹل (ورچول) کرنسی یا کوائن کا ان دونوں کے موبائل یا کمپیوٹر کے درمیان تبادلہ ہوا۔(۳)

کرپٹو کرنسی کی ایک خاص قسم کو اسٹیبل کوائن کا نام دیا گیا ہے، یہ کرپٹو کرنسی بھی بلاک چین پر ہی مبنی ہے، اس کو اسٹیبل اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اتار چڑھاؤ کو قابو رکھا گیا ہے اور یہ امریکی ڈالر کے ساتھ معلق (pegged) ہوتی ہے۔ اسٹیبل کوائن کے اتار چڑھاؤ کو قابو رکھنے کے تین طریقہ بتائے جاتے ہیں: نمبر ۱) اسٹیبل کوائن کے مقابلہ میں حقیقی کرنسی (ڈالر وغیرہ) یا سونا چاندی وغیرہ رکھا جاتا ہے اور کرنسی جاری کرنے والے کے طرف سے عہد ہے کہ مطالبہ پر حقیقی کرنسی یا سونا یا چاندی ادا کیا جائے گا، نمبر ۲) اس کے مقابلہ میں کرپٹو اثاثہ ہیں اور نمبر ۳) الگوریتھمز کے ذریعہ اس کی طلب اور رسد کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔(۳)

نیز اسٹیبل کوائن کے مقابلہ میں حقیقی کرنسی یا سونا چاندی موجود ہونے میں عالمی ادارہ تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور اس کو محض ایک دعوی تصور کرتے ہیں، حقیقت میں پیچھے کچھ بھی نہیں ہے یا پھر بہت جزوی مقدار میں حقیقی کرنسی یا سونا چاندی موجود ہوتا ہے(https://www.europarl.europa.eu/RegData/etudes/BRIE/2021/698803/EPRS_BRI(2021 698803_ EN. pdf)۔

۴) اس کرنسی کے وجود (پیدائش) میں آنے کا طریقہ یہ ہے کہ مائننگ کرنے والے ایک کرپٹو کرنسی (بلاک) مائن کرتے ہیں تو ان کو بدلے میں مائننگ کی اجرت اور انعام (reward) کرپٹو کرنسی کی صورت میں ملتی ہے، اس طرح نئی کرپٹو کرنسی وجود میں آتی ہے مثلاً زید نے ایک کرپٹو کرنسی (بلاک) مائن کی تو کھاتوں میں یہ لکھ دیا جائے کہ اتنے بٹ کوائن زید کے ہوئے یعنی مثلاً زید کی مائننگ سے قبل مارکیٹ میں ۱۰۰ بٹ کوائن تھے تو اب مائننگ کے بعد جب زید کو اجرت اور انعام میں ۱۰ بٹ کوائن ملے تو مارکیٹ میں ۱۱۰ بٹ کوائن ہو گئے۔ اسی طرح سلسلہ چلتا رہے گا اور پھر اس سلسلہ کا روکنا یا نہ روکنا کرپٹو کرنسی لانچ کرنے والے کے ضوابط (protocol) پر مبنی ہے، مثلاً بٹ کوائن کی پیدائش 2 کروڑ 10 لاکھ بٹ کوائن تک ہوگی یعنی جب 2 کروڑ 10 لاکھ بٹ کوائن ہو جائیں گے تو پیدائش روک جائے گی۔(۴)

۵) کرپٹو کرنسی کی مائننگ کا مطلب یہ ہے کہ جب دو لوگوں کے درمیان کرپٹو کرنسی (بٹ کوائن) کا تبادلہ ہوتا ہے تو وہ ٹرانزیکشن میم پول میں جمع ہو جاتی ہے اور اسی طریقہ سے دیگر ٹرانزیکشنز بھی میم پول میں جمع ہوتی رہتی ہیں۔ پھر کرپٹو کرنسی نیٹ ورک میں سے ہی کوئی ان میم پول میں ٹرانزیکشنز کو جمع کر کے بلاک بناتا ہے اور پھر ایک کرپٹو گرافک پزل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں بہت سارے لوگ اس مائننگ کے عمل کو کرتے ہیں، اس سے ان کے درمیان مسابقت پیدا ہوتی ہے اور پھر جو سب سے پہلے اس مائننگ کے عمل میں کامیاب ہوگا وہ بلاک کو کھاتے میں شامل کرنے کا حقدار ہوگا بشرطیکہ بلاک چین نیٹ ورک میں موجود لوگ بھی اس پر رضامندی ظاہر کریں۔

۶) کرپٹو کرنسی کی ابتداء یوں ہوئی کہ ستوشی ناکاموٹو (ایک شخص کا نام ہے یا کئی اشخاص نے اپنی پہچان چھپانے کے لیے یہ نام ظاہر کیا) نے پہلا کوائن مائن کیا یعنی سب سے پہلا بلاک (genesis block) بنایا اور اسے ۵۰ بٹ کوائن حاصل ہوئے۔(۶)

۷) این ایف ٹی (non fungible token) ایک قسم کا کرپٹو اثاثہ ہے جو کسی ڈیجٹل اثاثہ یا خارج میں موجود اثاثہ کی ملکیت کا اظہار کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ این ایف ٹی بھی بلاک چین (distributive ledger) پر ہی بنتی ہے، اور اس کی بلاک چین میں منجملہ چیزوں کے ساتھ دو چیزوں کا ذکر ہوتا ہے، نمبر ایک مالک کے نام کا ذکر اور دوسری چیز ڈیجٹل اثاثہ یا خارج میں موجود اثاثہ کی تصویر اور دیگر معلومات (ON CHAIN NFT) کا ذکر یا ڈیجٹل اثاثہ کا لنک یا خارج میں موجود اثاثہ کی تصویر اور دیگر معلومات والی فائل کا لنک (OFF CHAIN NFT) کا ذکر ہوتا ہے۔ اہل فن این ایف ٹی کو ذوات القیم (non fungible) کہتے ہیں اور کرپٹو کرنسی کو ذوات الامثال (fungible) کہتے ہیں کیونکہ کرپٹو کرنسی فرضی کرنسی کی ملکیت کو بتاتی ہے اور این ایف ٹی ڈیجٹل تصویر یا آڈیو وغیرہ یا کسی خارج میں موجود چیز کی ملکیت کو بتاتی ہے۔ نیز جب ہر تصویر دوسرے سے مختلف ہوتی ہے تو این ایف ٹی کو ذوات القیم کہا گیا اور ہر کرنسی دوسری کرنسی جیسی ہوتی ہے تو کرپٹو کرنسی کو ذوات الامثال کہا گیا۔(۷)

۸) این ایف ٹی کی خرید و فروخت کی مروج صورت یہ ہے کہ ایک ڈیجٹل اثاثہ (عموماً کوئی معمولی سی تصویر) کا آف چین این ایف ٹی (OFFCHAIN NFT) بنایا جاتا (MINT کیا جاتا) ہے یعنی بلاک چین میں اس تصویر کا لنک موجود ہوتا ہے اور بنانے والے کا نام مالک کے طور پر مندرج ہوتا ہے۔ جس ڈیجٹل اثاثہ (عموماً معمولی سے کوئی تصویر) کا لنک موجود ہوتا ہے وہ ڈیجٹل اثاثہ کسی دوسری ویب سائٹ پر محفوظ ہوتا ہے اور اس این ایف ٹی کو خریدے بغیر بھی کوئی وہ تصویر ڈاؤن لوڈ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، نیز وہ ڈیجیٹل اثاثہ بھی کوئی قیمتی اور انوکھا قسم کا ڈیجٹل اثاثہ نہیں ہوتا بلکہ ایک معمول کی کوئی تصویر وغیرہ ہوتی ہے۔ پھر این ایف ٹی بنانے کے بعد این ایف ٹی بنانے والا اس کو بیچنے کے لیے پیش کرتا ہے اور اس کے مختلف دام (سینکڑوں اور ہزاروں ڈالر تک قیمت بھی لگتی ہے) لگتے ہیں۔ پھر جب بنانے والا اس کو بیچ دیتا ہے تو صرف بلاک چین کھاتے میں مالک تبدیل ہو جاتا ہے اور ڈیجٹل اثاثہ کا لنک اسی طرح موجود رہتا ہے جیسا کہ خریدنے سے پہلے موجود تھا لہذا حقیقت میں تصویر کی خرید و فروخت نہیں ہوئی بلکہ صرف اندراج کے بدلہ رقم دی گئی ہے اور خریدار کا مقصد بھی اس صورت میں تصویر کا حصول نہیں ہوتا بلکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ بس جیسے ہی این ایف ٹی کا ریٹ بڑھے گا میں بیچ دوں گا۔(۷)

نیز این ایف ٹی کے استعمال کی ممکنہ بلکہ قلیل الاستعمال صورت یہ بھی ہے وہ کہ ایک معقول المعنی ڈیجٹل اثاثہ کا این ایف ٹی بنایا جائے (مثلاً کوئی ماہر تصویر بنانے والا شرعی دائرہ میں رہتے ہوئے بے جان کی خوبصورت اور انوکھی تصویر بنائے یا کوئی معلوماتی یا تحقیقی ڈاکومنٹ ہو)، اس ڈیجٹل اثاثہ کو ہی این ایف ٹی کا حصہ بنا دیا جائے (ONCHAIN NFT) یا اس کے لنک کو حصہ بنا دیا جائے (OFF CHAIN NFT) اور این ایف ٹی خریدنے والے کو ہی اس اثاثہ تک رسائی ہو، مروج صورت کی طرح نہ ہو کہ چیز عام طور پر انٹرنیٹ پر موجود ہو اور کوئی اسی چیز کی این ایف ٹی بنا کر اپنی ملکیت ظاہر کرے اور پھر کھاتے میں اس ملکیت کے تبادلہ کے بدلہ پیسے کمائے۔(۷)

۹) میٹاورس ایک آن لائن پلیٹ فارم کا نام ہے جس میں دنیا کا ایک ڈیجیٹل تصور اور فرضی شکل دی جائے گی۔ آسان الفاظ میں یوں کہا جائے کہ یہ موجودہ دور کے انٹرنیٹ کی مستقبل کی شکل ہے۔ مثلاً انٹرنیٹ پر لوگ آج آن لائن سامان خریدتے ہیں تو خریدی جانے والی چیز کی تصویر دیکھتے ہیں اور چند بٹن دبا کر آڈر کرتے ہیں اور وہ مطلوبہ چیز ان کے گھر پہنچ جاتی ہے، یہ ہی کام میٹاورس پلیٹ فارم پر اس طرح ہو سکے گا کہ خریدار کا ایک فرضی کریکٹر اس پلیٹ فارم پر موجود ہوگا، وہ خود چل کر دوکان میں جائے گا، دوکان بھی موجود ہوگی اور جس طرح دوکان میں سامان سجایا ہوا ہوتا اس طرح سجایا ہوا ہوگا۔ خریدار کا کردار سامان پسند کرے گا، اس کو اٹھائے گا، کاونٹر پہ لے کر جائے گا اور رقم کی ادائیگی کر کے سامان خرید لے گا۔(۸)

تمہید کے بعد نمبر وار سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل ہیں:

سوال نمبر ۱ کا جواب: سائل کی فراہم کردہ اور دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کرپٹو کرنسی نہ تو کسی خارج میں موجود کرنسی (physical existence) کی نمائندگی کرتی ہے اور نہ اس کرنسی کا کسی نوٹ یا کوائن کی صورت میں ڈیجٹل وجود ہے، یہ بس ایک تقسیم شدہ کھاتے (distributed ledger) میں ہندسوں کا اندراج ہے اور اسی اندراج کو کرنسی فرض کر لیا گیا ہے(۳)، لہذا یہ شرعاً مال نہیں ہے کیونکہ مال کے لیے چیز کا حقیقی اور مادی ہونا ضروری ہے(۹)۔ پس جب یہ مال نہیں ہے تو کسی حقیقی کرنسی (ڈالر وغیرہ) کے ذریعہ کرپٹو کرنسی کی خرید وفروخت اور کرپٹو کرنسی کے ذریعہ دیگر اشیاء کی خرید وفروخت شرعاً بیع باطل ہے۔ اس طرح خرید وفروخت کی صورت میں جانبین کی ملکیت مبیع اور ثمن پر ثابت نہیں ہوگی اور حاصل ہونے والے منافع فقہی اصطلاح میں ارباح فاسدہ ہونے کی بناء پر سود کے حکم میں ہوں گے اور یہ عمل "اکل بالباطل" دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے ہتھیانے کے مترادف ہوگا۔(۱۰)

نیز کرپٹو کرنسی کی تجارت کو سٹہ بازی اور جوا شمار کرنے کے متعلق تفصیل سوال نمبر ۹ کے جواب میں آرہی ہے۔

سوال نمبر ۲ کا جواب: کرپٹو کرنسی کو بطور سرمایہ کاری استعمال کرنا (یعنی ڈالر یا پاکستانی روپیہ کے ذریعہ کرپٹو کرنسی خریدنا اور پھر ریٹ بڑھنے پر فروخت کرنا) جائز نہیں ہے اور حاصل ہونے والے منافع سود کے حکم میں ہیں۔

سوال نمبر ۳ کا جواب: شق نمبر ۱ میں گزر چکا کہ کرپٹو کرنسی مال ہی نہیں ہے لہذا کرپٹو کرنسی زر یا کرنسی یا اثاثہ نہیں ہے بلکہ محض ایک ہندسوں کے اندراج کو ہی کرنسی تصور کر لیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴ کا جواب: کرپٹو کرنسی کی خرید وفروخت جب سرے سے ہی بیع باطل ہے تو اس کی سپاٹ ٹریڈنگ بھی جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر ۵ کا جواب: کرپٹو کرنسی مائننگ (بلاک چین کھاتے میں کرپٹو کرنسی کی نئی ہونے والے تبادلہ کا اندراج کرنا) کے ذریعہ پیسے کمانا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ مائننگ کے بدلہ میں جو اجرت اور انعام ملتا ہے وہ کرپٹو کرنسی کی شکل میں ہوتا ہے اور جب کرپٹو کرنسی کی نام نہاد تجارت بیع باطل ہے تو پھر مائننگ سے حاصل ہونے والے کرپٹو کرنسی سے حاصل ہونے والا نفع جائز نہیں ہوگا۔

سوال نمبر ۶ اور ۷ کا جواب: جیسے کے جواب نمبر 1 جواب نمبر 3 میں گزر چکا کہ شرعی لحاظ سے اس کو نہ کرنسی کہا جا سکتا ہے اور نہ اس کو کسی قسم کا ڈیجٹل اثاثہ کہا جا سکتا ہے لہذا پاکستان یا کسی ملک کا اس کو اثاثہ یا کرنسی کے طور پر تسلیم کرنے سے حکم پر فرق نہیں پڑے گا۔ قانونی حیثیت حاصل ہونے کے بعد بھی اس کرنسی کی تجارت اور اس کے ذریعہ اشیاء کی خریداری شرعاً ناجائز ہی ہوگی۔

سوال نمبر ۸ کا جواب: جس ملک نے کرپٹو کرنسی کو قانونی حیثیت دے دی ہے اس ملک میں بھی مسلمانوں کے لیے کرپٹو کرنسی خرید نا جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان کے حق میں حرام مال مال نہیں کہلاتا چہ جائیکہ فرضی مال کو مال تسلیم کرتے ہوئے معاملہ کیا جائے۔

سوال نمبر ۹ کا جواب: واضح رہے کہ شرعا صرف کسی چیز کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہونا اس چیز کی خرید وفروخت کے ناجائز اور حرام ہونے کی علت نہیں بن سکتی جب کہ اس چیز میں مبیع بننے کی باقی شرائط پوری ہوں اور نہ ہی اس اتار چڑھاؤ کی وجہ سے شرعا اس تجارت کو جوا (قمار) کہا جا سکتا ہے البتہ قرآن وحدیث سے یہ ضرور رہنمائی ملتی ہے کہ مال کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنے مال کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہیے لہذا اگر کسی چیز کے اندر مبیع بننے کی تمام شرائط پوری ہوں لیکن اس کی قیمت میں اتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہو تو اس چیز کی خرید وفروخت سے حاصل ہونے والے نفع کو حرام نہیں کہا جا سکتا البتہ کسی پوچھنے والے کو یہ رہنمائی ضرور کی جا سکتی ہے کہ اپنے مال کو ایسی جگہ نہ لگائے تاکہ مال کی حفاظت ہو جائے۔

نیز کرپٹو کرنسی میں چونکہ کرنسی یا اثاثہ بننے کی بنیادی شرائط ہی پوری نہیں ہوتیں تو اس کی خرید وفروخت تو بیع باطل کے حکم میں ہے اور اس سے حاصل ہونے والی کمائی سود کے حکم میں ہے، کرپٹو کرنسی کی تجارت کے ناجائز ہونے کی وجوہات میں قیمت کے اتار چڑھاؤ کو دخل ہی نہیں ہے۔ اس کی تجارت کو عرفی لحاظ سے تو جوا اور سٹہ بازی کہا جا سکتا ہے کیونکہ عرف میں ہر اس چیز کو سٹہ بازی اور قمار کہا جاتا ہے جس میں اتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہو اور بہت ساری آمدن ہونے یا بہت سارا نقصان ہونے کا امکان ہو لیکن شرعی لحاظ سے جوا (قمار) اور سٹہ بازی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ قمار (جوا) کسی عین یا عمل کے حق میں نفع یا نقصان کا خطرہ مول لینے کا نام ہے (۱۱) جبکہ کرپٹو کرنسی میں ہندسوں کے گورکھ دھندے کو عین یا حقیقی عمل تسلیم نہیں کیا جا سکتا، تاہم کرپٹو کرنسی کی حرمت کی وجوہ میں اصطلاحی معانی کے لحاظ سے قمار کی نفی سے اس کا جواز مفہوم نہیں ہونا چاہیے۔

سوال نمبر ۱۰ کا جواب: واضح رہے کہ کسی بھی چیز (سامان یا کرنسی) کی خرید وفروخت کے لیے اس چیز کا مال ہونا ضروری ہے اور مال کا اعیان میں سے ہونا ضروری ہے یعنی مال وہ ہوگا جس کی مادی شکل (physical form) ہو۔ (۹)

پس کسی بھی ملک (پاکستان یا کوئی اور ملک) کی طرف سے جاری کردہ ڈیجٹل کرنسی (جو کاغذی کرنسی کی طرح حکومت وقت کے کنٹرول میں ہو اور ان ہی صفات کے ساتھ متصف ہو، فرق صرف ان کی شکل کا ہو کہ ایک کاغذ کی صورت میں اور دوسری ڈیجٹل شکل میں ہو) چونکہ مادی شکل میں نہیں ہوگی تو وہ شرعا مال اور خصوصا کرنسی نہیں بن سکتی لہذا ایسی کرنسی کی تجارت اور اس کے ذریعہ خریداری شرعا جائز نہیں ہوگی۔

ہاں جس طرح آج کل پے آڈر کا استعمال ہوتا ہے کہ یہ پے آڈر خود کرنسی نہیں ہوتا بلکہ بینک کی طرف سے ایک وثیقہ ہوتا ہے کہ جس کے اکاؤنٹ سے یہ پے آڈر بنایا گیا اس شخص کے اکاؤنٹ میں پے آڈر پر مذکورہ رقم موجود ہے اور بینک پے آڈر کے حامل شخص کو مذکورہ رقم کے برابر کرنسی دے گی، اس طرح اگر حکومت کی طرف سے جاری کردہ کرنسی کی ڈیجٹل صورت کو کاغذی کرنسی کے وثیقہ کے طور پر استعمال کی جائے تو اسے استعمال کی حد تک فقہی تکییف ممکن ہے، جس کی حیثیت بینک کے عددی حسابات اور ترسیلات کی سہولیات تصور کی جا سکیں گی۔

سوال نمبر ۱۱ کا جواب: اسٹیبل کوائن بھی چونکہ کرپٹو کرنسی ہی ہے (فرق صرف اتنا ہے کہ عام کرپٹو کرنسی میں اتار چڑھاؤ زیادہ ہوتا ہے اور اسٹیبل کوائن میں اتنا اتار چڑھاؤ نہیں ہوتا اور اس کی پشت پر حقیقی کرنسی کا ہونا بھی محض ایک دعوی ہے) لہذا دیگر کرپٹو کرنسی کی طرح یہ بھی مال نہیں ہے اور اس کی خرید وفروخت اور اس کے ذریعہ سے خرید وفروخت جائز نہیں ہے۔

نیز اگر کوئی معتمد ادارہ یا حکومت اس بات کا التزام کر لے کہ ہر اسٹیبل کوائن کی پشت پر ایک ڈالر یا کوئی بھی رائج کرنسی موجود ہو اور اس اسٹیبل کوائن کو اس ڈالر کے وثیقہ (promisary digital note) کے طور پر استعمال کیا جائے تو پھر وثیقہ کے طور پر اس کا استعمال جائز ہوگا۔

سوال نمبر ۱۲ کا جواب: سائل کی بیان کردہ معلومات کے مطابق آئی سی او (ICO-Initial Coin Offering) کی صورت یہ ہے کہ نیا کاروبار شروع کرنے والا شخص سرمایہ حاصل کرنے کے لیے اپنی کرپٹو کرنسی کا اجراء کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی کرپٹو کرنسی کاغذی کرنسی کے عوض فروخت کرتا ہے، اس طرح کرنے سے لوگوں کے سرمایہ جمع کر لیتا ہے۔

آئی سی او میں بھی چونکہ کرپٹو کرنسی کی ہی تجارت ہوتی ہے تو یہ معاملہ بھی شرعاً ناجائز اور بیع باطل ہے اور حاصل ہونے والا سرمایہ چونکہ بیع باطل کے نتیجہ میں حاصل ہوا تو اس سرمایہ کا استعمال بھی جائز نہیں ہے بلکہ جن لوگوں سے کرپٹو کرنسی کے عوض سرمایہ حاصل ہوا ہے ان کو سرمایہ واپس کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱۳ کا جواب: حکومت کی طرف سے جاری کردہ کرنسی کی ڈیجیٹل صورت اور کرپٹو کرنسی دونوں ہی شرعاً مال نہیں ہیں جس کی تفصیل سوال نمبر 10 میں گزر چکی ہے لہذا دونوں کا استعمال شرعاً جائز نہیں ہے۔

نیز بعض لوگوں کا کرپٹو کرنسی کے جواز پر یوں استدلال کرنا کہ شریعت میں کسی کرنسی کے استعمال کے جواز اور عدم جواز کا تعلق اس کرنسی کے حکومت کی طرف سے کنٹرول ہونے یا نہ ہونے پر نہیں ہے، اس استدلال میں اتنی بات تو درست ہے کہ کرنسی کے استعمال کے جواز اور عدم جواز کا تعلق حکومت کی طرف سے کنٹرول پر نہیں ہے لیکن اس سے حاصل کردہ نتیجہ (جب ڈیجیٹل کرنسی کا استعمال جائز ہے تو کرپٹو کرنسی کا استعمال بھی جائز ہے) درست نہیں ہے کیونکہ کسی کرنسی کے استعمال کے جواز اور عدم جواز کا تعلق اس کرنسی کے مال ہونے پر ہے اور چونکہ کرپٹو کرنسی اور حکومت کی طرف سے جاری کردہ ڈیجیٹل کرنسی دونوں ہی مال نہیں ہے لہذا دونوں کا استعمال ناجائز ہے۔ مذکورہ استدلال میں چونکہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ ڈیجیٹل کرنسی کو جائز تصور کیا اور پھر مذکورہ قضیہ "کرنسی کے استعمال کے جواز اور عدم جواز کا تعلق حکومت کی طرف سے کنٹرول پر نہیں ہے" کو علت بنایا گیا تو نتیجہ غلط حاصل ہوا۔

سوال نمبر ۱۴ کا جواب: شق نمبر ۱۰ میں یہ بات گزر چکی ہے کہ مال شرعاً وہ چیز ہوتی ہے جو اعیان میں سے ہو یعنی اس کی مادی شکل ہو لہذا اگر کرپٹو کرنسی کو کرنسی کے بجائے اثاثہ تسلیم کر لیا جائے تب بھی اس کی تجارت جائز نہیں ہوگی کیونکہ تجارت کے لیے مال کا ہونا شرط ہے اور کرپٹو کرنسی مادی وجود نہ ہونے کی وجہ سے مال نہیں ہے۔

سوال نمبر ۱۵ کا جواب: سافٹ ویئر کا مادی وجود نہیں ہوتا بلکہ کمپیوٹر میں خاص طریقہ پر محفوظ احکامات (commands) کا نام ہوتا ہے اور مادی وجود نہ ہونے کی وجہ سے سافٹ ویئر مال نہیں ہے لہذا اس کی خرید و فروخت براہ راست (یعنی بغیر کسی مادی چیز کے تابع بنے) جائز نہیں ہے اور شرعاً اس کو بیع (خرید و فروخت) نہیں کہا جاسکتا، ہاں اگر کسی مادی چیز کے تابع بنا کر بیچا جائے تو اس کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہوگی مثلاً کسی سی ڈی (comapact disc یا usb disc وغیرہ) تابع بنا کر بیچنا جائز ہے۔ نیز مارکیٹ میں جو سافٹ ویئرز کا براہ راست (کسی مادی چیز کا تابع بنائے بغیر) تبادلہ کیا جاتا ہے اور اس پر عوض لیا جاتا ہے اس کو شرعی معاملات میں اجارہ پر حمل کیا جائے گا اور حاصل ہونے والا عوض اجرت ہوگی نہ کہ مبیع کا ثمن اور اس سافٹ ویئرز کے معاملہ کے جائز اور ناجائز ہونے کا تعلق اجارہ کے احکامات سے ہوگا نہ کہ بیع کے احکامات سے۔ تمثیل کے لیے ذیل میں سافٹ ویئرز کے تبادلہ کی چند معروف صورتیں اور ان کا شرعی حکم مذکور ہے:

الف) سافٹ ویئر کسی مادی چیز کے تابع بنا کر نہ بیچا جائے بلکہ سافٹ ویئر کا مالک صرف سافٹ ویئر دوسرے کے کمپیوٹر میں منتقل کر دے اور اس پر عوض وصول کر لے۔ اس تبادلہ کو عرف میں لوگ خرید وفروخت ہی کہتے ہیں لیکن شرعی لحاظ سے یہ بیع نہیں بلکہ اجارہ کا معاملہ ہے۔ یعنی سافٹ ویئر کا مالک اپنی ہارڈ ڈسک (یا کسی بھی محفوظ کرنے کے آلہ) سے دوسرے شخص کے کمپیوٹر میں سافٹ ویئر منتقل کرنے کی اجرت وصول کرتا ہے۔

ب) انٹرنیٹ پر موجود مختلف سافٹ ویئرز ڈاؤن لوڈ کیے جائیں اور اس کے عوض اس ویب سائٹ کو رقم کی ادائیگی کی جائے جس نے یہ سافٹ ویئر بنایا ہے یا اپنے سرور پر اپ لوڈ کیا ہے۔ یہ بھی اجارہ کا معاملہ ہے اور اس معاملہ میں ڈاؤن لوڈ کرنے والا ویب سائٹ کے سرور سے جو خدمت حاصل کر رہا ہے اس کے عوض کی ادائیگی کر رہا ہے۔

اس تمہید کے بعد مذکورہ سوال کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ ڈیجیٹل کرنسی یا کرپٹو کرنسی کی خرید وفروخت کو سافٹ ویئرز کے معاملہ پر قیاس کر رہے ہیں ان کا قیاس شرعا درست نہیں ہے اور قیاس مع الفارق ہے کیونکہ:

الف) سافٹ ویئرز کے معاملہ کو شرعی لحاظ سے خرید وفروخت بنانے کی صرف ایک صورت ہے کہ اس کو کسی مادی چیز کا تابع بنایا جائے جبکہ سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی یا کرپٹو کرنسی کسی مادی چیز کا تابع بنا کر نہیں فروخت کی جاتی بلکہ سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی میں ڈیجیٹل صورت میں تبادلہ ہوتا ہے اور کرپٹو کرنسی میں تو کسی قسم کا تبادلہ نہیں ہوتا بلکہ صرف اعداد کا اندراج ہوتا ہے۔

ب) مادی چیز کے تابع بنائے بغیر سافٹ ویئر کے تبادلہ کی جتنی صورتیں ہیں وہ سب اجارہ کا معاملہ بن سکتی ہیں بشرطیکہ اجارہ کی شرائط پوری ہوں، بیع کا معاملہ نہیں بن سکتیں جبکہ مقیس (ڈیجیٹل کرنسی کی تجارت) بیع ہے اجارہ نہیں لہذا بیع کے معاملہ کو اجارہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے یعنی دو مختلف چیزوں کو ایک سمجھ کر ان پر ایک حکم لگایا جا رہا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔

این ایف ٹی اور میٹاورس

<u>سوال نمبر ۱ کا جواب:</u> سائل کی بیان کردہ تفصیل اور دیگر تحقیقات اور مشاہدہ کے مطابق این ایف ٹی کی مروجہ صورت ڈیجیٹل اثاثہ کے بلاک چین پر ریکارڈ اور اندراج کا نام ہے یعنی ڈیجیٹل اثاثہ الگ ہوتا ہے اور این ایف ٹی الگ سے اس کا اندراج ہوتا ہے جو صرف ملکیت کے اظہار کے لیے ہوتا ہے۔ این ایف ٹی کی خرید وفروخت کا مطلب ڈیجیٹل اثاثہ کی خرید وفروخت نہیں بلکہ بلاک چین کے کھاتے میں اپنی نام پر ملکیت لکھوانا ہے، ڈیجیٹل اثاثہ اپنی جگہ موجود رہتا ہے وہ منتقل نہیں ہوتا، وہ تو خریداری سے پہلے جس طرح نیٹ پر موجود تھا اور اس تک رسائی ممکن تھی خریداری کے بعد بھی اسی طرح ہر کسی کے لیے موجود ہے اور ہر کسی کی رسائی ممکن ہے۔

پس جب بلاک چین کھاتے میں اندراج ہونا شرعا مال نہیں ہے تو این ایف ٹی کی خرید وفروخت ناجائز اور بیع باطل ہے، حاصل ہونے والے منافع حرام ہیں۔ نیز یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ اندراج ایک فعل ہے تو اس کے مقابلہ میں دی جانے والی رقم کو اجرت تصور کر لیا جائے کیونکہ حقیقی ڈیجیٹل اثاثہ کے بغیر محض نام پر اندراج کوئی ایسی معتبر خدمت نہیں ہے (۱۲) جس کا عوض شرعا جائز ہو، اس کی مثال تو اس طرح ہوئی کہ ایک گاڑی ہو، گاڑی کی خرید وفروخت نہ ہو اور نہ قبضہ منتقل ہو محض حکومتی کاغذات میں گاڑی نام پر تبدیل کروانے کے لیے کوئی اجرت ادا کرتا رہے۔

ہاں این ایف ٹی کی جو دوسری ممکن صورت ہے کہ ایک معقول قسم کے ڈیجیٹل اثاثہ (مثلا کوئی معلوماتی ڈاکومنٹ ہو یا کوئی خوبصورت مقام کی تصویر ہو جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو) کا حقیقت میں تبادلہ ہو یعنی ڈیجیٹل اثاثہ کو بلاک چین کا حصہ بنا دیا جائے (ONCHAIN NFT) اور خریدنے کے بعد خریدار کو اس اثاثہ تک رسائی حاصل ہو جیسے آج کل ADOBE STOCK (یہ تمثیل این ایف ٹی ہونے میں نہیں ہے صرف حقیقی اثاثہ کے منتقل ہونے میں ہے) وغیرہ میں ہوتا ہے کہ

خریدنے والا جب ڈیجیٹل اثاثہ خریدتا ہے تو وہ اثاثہ اس کے پاس منتقل ہوتا ہے یا حقیقی اثاثہ کسی نے خرید لیا اور اب این ایف ٹی کھاتے میں اپنے نام اندراج کروانا چاہتا ہے تو پھر وہ رقم دے کر اپنے نام اندراج کروائے تو ایسی صورتوں میں عوض جائز ہوگا اور وہ عوض اجرت کے حکم میں ہوگا (ڈیجیٹل اثاثہ کی منتقلی والی صورت کو بھی اجارہ پر حمل کیا جائے گا، بیع نہیں کہا جاسکتا کیونکہ بیع میں مبیع کا عین اور مادی چیز ہونا شرط ہے)۔

سوال نمبر ۲ کا جواب: میٹاورس کا عام اور سادہ مفہوم یہ ہے کہ ایک ایسا آن لائن پلیٹ فارم جس میں دنیا اور اس کے لوازم کا ڈیجیٹل تخیل مہیا کیا جائے۔ فی نفسہ اس ڈیجیٹل تصور کی بناوٹ میں شرعا کوئی ممانعت نہیں بشرطیکہ کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی نہ کی جائے لہٰذا دنیا میں موجود غیر جاندار اشیاء کا جو ڈیجیٹل تصور مہیا کیا جائے تو وہ جائز ہے اور کسی جاندار مثلاً کسی انسان کا ڈیجیٹل تخیل مہیا کرنا (جس طرح کمپیوٹر گیمز میں ہوتا ہے) تصویر کی حرمت کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہوگا۔

نیز اسی طرح اس تخیل کا خرید وفروخت یعنی دنیا میں موجود بلڈنگ اور سڑکیں اور مختلف جگہوں کے ڈیجیٹل تصویر کی خرید وفروخت کی جائے شرعا جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ صرف ایک فرضی چیز کی خرید وفروخت ہے جو شرعا مال کی تعریف میں داخل نہیں ہے۔

نیز میٹاورس پر کوئی ایسی صورت اپنائی جائے کہ حقیقی زمین، فلیٹ یا حقیقی سامان (سبزی، پھل وغیرہ) کی خرید وفروخت ہو اور میٹاورس پلیٹ فارم کے ذریعہ خریدار کو زیادہ سے زیادہ خریدی گئی زمین یا فلیٹ یا سامان کی ہیئت کذائیہ (شکل وصورت) مہیا کر دی جائے، یعنی جو کام آج خریدار کو ایک اندازہ دینے کے لیے تصویر سے لیا جاتا ہے وہ کام اور اچھے انداز سے میٹاورس سے کیا جائے تو یہ خرید وفروخت بھی جائز ہوگی مثلاً میٹاورس پر سبزی کی دوکان کھولی گئی اور میٹاورس پر موجود سبزی کی دوکان میں جاکر خریداری کرلی گئی اور خریداری کے بعد حقیقی سبزی گھر پر پہنچادی گئی اور اس کے عوض رقم ادا کر دی گئی۔

جہاں تک میٹاورس کے ذریعہ آن لائن میٹنگ کا تعلق ہے تو اس میں چونکہ میٹنگ کرنے والوں کی تخیلاتی شکل وصورت میں موجود ہوگی اور وہ شکل وصورت تصویر ہوگی تو پھر ایسی میٹنگ کا طریقہ تصویر کے استعمال کی وجہ سے ناجائز ہوگا، یہ حرمت میٹاورس کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ تصویر کی وجہ سے ہوگی۔ اسی وجہ سے میٹاورس کے علاوہ جو زوم میٹنگ اور مائکروسافٹ ٹیم پر ویڈیو رابطہ ہوتا ہے وہ بھی تصویر کے استعمال کی وجہ سے شرعا ناجائز ہے۔

سوال نمبر ۳ کا جواب: آن لائن گیمز میں مختلف اشیاء کی خرید فروخت (مثلاً کسی ایکشن گیم میں بندوق کی خریداری یا کسی گاڑی کے مقابلے کی گیم میں گاڑی سے متعلق اشیاء کی خریداری یا کسی کیریکٹر کی کپڑے وغیرہ کی خریداری) کا حکم یہ ہے کہ یہ سب اشیاء چونکہ ڈیجیٹل ہوتی ہیں ان کا کوئی مادی وجود نہیں ہوتا تو ان کے مال کے عوض تبادلہ کو شرعا بیع نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس کو اجارہ پر ہی حمل کیا جائے گا (یعنی رقم کی جو ادائیگی کی جائے گی وہ آن لائن گیم کے سرور (server) کو استعمال کر کے اس سے مذکورہ اشیاء ڈاون لوڈ کرنے کی اجرت ہوگی) اور اس معاملہ کے جائز اور ناجائز ہونے کا تعلق اجارہ کی شرائط پر ہوگا۔ لہٰذا جو چیز ڈاون لوڈ کی جارہی ہے وہ اگر کوئی معصیت کی چیز نہیں ہے تو معاملہ جائز ہوگا مثلاً کسی نئی بندوق کا ڈاون لوڈ کرنا یا گاڑی کے سامان کا ڈاون لوڈ کرنا وغیرہ۔ اور جو چیز معصیت ہوگی یا معصیت سے متعلق ہوگی تو وہ معاملہ جائز نہیں ہوگا مثلاً کسی نئے کریکٹر کو ڈاون لوڈ کرنا یا کریکٹر کے کپڑے وغیرہ ڈاون لوڈ کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ کریکٹر تو تصویر ہے جو شرعا ناجائز ہے اور کریکٹر کے کپڑے چونکہ اس کریکٹر (تصویر) کی تزیین کے لیے استعمال ہوں گے تو بھی معصیت شمار ہوں گے۔

سوال نمبر ۴ کا جواب: میٹاورس کے لیے اپنی شکل کا اوتار (avatar) (ڈیجیٹل تصویر) بنانا تصویر ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی
پاکستان

حوالہ جات:

(۱)"Crypto-assets can be defined as a digital representation of value or rights which may be transferred and stored electronically, using distributed ledger technology or similar technology."

(Official Website of European Union- https://www.eiopa.europa.eu/browse/digitalisation-and-financial-innovation/blockchain-and-crypto-assets_en)

(۲)ایسی کرنسی جس کے اندر بہت ہی زیادہ کرپٹو گرافک الگریتھمز crypographic algorithms کا استعمال ہوتا ہو اس کو کرپٹو کرنسی کہتے ہیں۔(ضمیمہ ص نمبر ۱۴)

(۳)(الف)"Until now we have not exactly stated what "coins" are in the Bitcoin protocol. In fact, coins as such do not exist: there are only transactions, which elaborately assign ownership rights. Thus, the closest actual equivalent to a coin we can think of is the chain of transactions. This will become clear by having a closer look at Bitcoin transactions and how they are composed."

(F. Tschorsch and B. Scheuermann, "Bitcoin and Beyond: A Technical Survey on Decentralized Digital Currencies," in IEEE Communications Surveys & Tutorials, vol. 18, no. 3, pp. 2088, thirdquarter 2016.)

(ب)"We define an electronic coin as a chain of digital signatures. Each owner transfers the coin to the next by digitally signing a hash of the previous transaction and the public key of the next owner and adding these to the end of the coin. A payee can verify the signatures to verify the chain of ownership."

(Satoshi Nakamoto, Bitcoin: A Peer-to-Peer Electronic Cash System. Accessed: Apr 2023. [Online]. Available: https://bitcoin.org/bitcoin.pdf)

ج) "Bitcoin is a distributed, peer-to-peer (P2P) digital currency where no central authority exists. Bitcoin is the unit of the currency, and it is shortened as BTC. Satoshi is the smallest unit of the currency, and it is equal to a one hundred millionth of a single bitcoin (0.00000001 BTC). Bitcoins can be transferred from one address to another address. A transaction is a transfer of bitcoins and/or satoshis. Transaction management and issuance of bitcoins are performed jointly by the peers in

the network. Bitcoin uses public key cryptography. The address of a user is the hash of the public key of the user. The user can spend his bitcoins by using his private key to sign in a transaction. As a matter of fact, a bitcoin is a chain of digital signatures."

(M. C. Kus Khalilov and A. Levi, "A Survey on Anonymity and Privacy in Bitcoin-Like Digital Cash Systems," in IEEE Communications Surveys & Tutorials, vol. 20, no. 3, pp. 2546, thirdquarter 2018)

د)"Bitcoin doesn't store each coin and who owns it. Instead, it uses a distributed ledger book system (called a "blockchain") based on the logic that if you know every transaction an address has made, then you know if it has money to spend."

(Dominic Hobson, What is bitcoin? XRDS crossroads. ACM Magazine for Students, vol. 20, Issue 1, 2013 pg no 42.)

ہ)"تمام سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ بٹ کوائن پروٹوکول میں کوائن موجود نہیں ہوتے، صرف ٹرانزیکشنز ہوتی ہیں جس کے ذریعہ سے ملکیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ چونکہ بٹ کوائن میں کوائن موجود نہیں ہوتے لہذا ان کوائن کے سیریل نمبر بھی نہیں ہوتے۔ ٹرانزیکشن ہیش اور پچھلی ٹرانزیکشن کے حوالے کو ہی سیریل نمبر کے طور پر لیا جاتا ہے۔ عام کرنسی نوٹوں میں سیریل نمبر ہوتا ہے جس کی ضرورت بٹ کوائن سے ختم کر دی گئی ہے۔"(ضمیمہ ص نمبر ۲۳)

خ)Stablecoins can be defined as cryptocurrencies that aim to maintain a stable value relative to a specified asset, or a pool or basket of assets .....There are three main mechanisms by which stablecoins aim to maintain their values stable (although, in practice, an issuer might use these mechanisms in combination). One mechanism consists of supporting stablecoins

with legal assets (the 'depositary receipt'). For example, a third party collects United States (US) dollar deposits and issues stablecoins linked to each dollar deposit. Under this approach, the value of the stablecoin is guaranteed by the issuer, who fully collateralises the claim and commits to redeem coins at par value in the same currency in which they were purchased.....

(https://www.europarl.europa.eu/RegData/etudes/BRIE/2021/698803/EPRS_BRI(2021)698803_EN.pdf)

(٣)"In order to provide an incentive, the Bitcoin protocol rewards the first participant who provides the proof of work with coins. There are two sources for this reward: transaction fees and mining. For now, we concentrate on mining and cover transaction fees only briefly. Later on, we get into more details also on the fees. Mining is the process of adding new blocks to the block chain, because—in addition to securing the ledger—it results in the generation of new coins. Just like precious metals and collectibles, the block has an unforgeable scarcity: recall that parameters are chosen such that there is one successful puzzle solution roughly every ten minutes. This scarcity creates a value, which is backed up by the real-world (computational) resources required to mint it. Note *that mining also* provides a controlled and predictable supply of coins, which does not involve a central bank. Bitcoin's precursors already made this fundamental observation and incorporated it in their designs.

In Bitcoin, the initial block reward was set to 50 coins (50 BTC). Every 210,000 blocks, that is approximately once every four years (= 210, 000 · 10 min), the reward halves. This happened the first time by the end of November 2012. Since then, the reward for a solved proof-of-work puzzle is 25 BTC. The iterative halving will continue until the mining reward drops below 108 BTC. This amount is the minimal unit of Bitcoin, also known as satoshi.

This event is predicted for the year 2140. The minting of new coins will then stop and all ever existing coins (approximately $21*10^6$) will be in circulation."

(F. Tschorsch and B. Scheuermann, "Bitcoin and Beyond: A Technical Survey on Decentralized Digital Currencies," in IEEE Communications Surveys & Tutorials, vol. 18, no. 3, pp. 2087, thirdquarter 2016.)

(۵)الف)"Bitcoin miners collect transactions in a block and vary a nonce until one of them finds the solution to a given puzzle. The block including the solution and the transactions are broadcast to all other entities, and the distributed ledger (the block chain) is updated."

(F. Tschorsch and B. Scheuermann, "Bitcoin and Beyond: A Technical Survey on Decentralized Digital Currencies," in IEEE Communications Surveys & Tutorials, vol. 18, no. 3, pp. 2084, thirdquarter 2016.)

ب)The steps to run the network are as follows:1) New transactions are broadcast to all nodes. 2) Each node collects new transactions into a block. 3) Each node works on finding a difficult proof-of-work for its block. 4) When a node finds a proof-of-work, it broadcasts the block to all nodes. 5) Nodes accept the block only if all transactions in it are valid and not already spent. 6) Nodes express their acceptance of the block by working on creating the next block in the chain, using the hash of the accepted block as the previous hash."

(Satoshi Nakamoto, Bitcoin: A Peer-to-Peer Electronic Cash System pg no 3. Accessed: Apr 2023. [Online]. Available: https://bitcoin.org/bitcoin.pdf)

۶)"In November 2008 it was announced by Satoshi Nakamoto to the Cryptography mailing list [17]. After its deployment in 2009, Bitcoin quickly became viral. Nakamoto remained active until about 2010, before handing over the project. Until now the true identity of Nakamoto remains unknown and is subject to speculation, e.g., whether the name is real or a pseudonym, or if it in fact represents a group of people."

(F. Tschorsch and B. Scheuermann, "Bitcoin and Beyond: A Technical Survey on Decentralized Digital Currencies," in IEEE Communications Surveys & Tutorials, vol. 18, no. 3, pp. 2084, thirdquarter 2016.)

(الف) "Another distinction that can be made is the distinction between fungible ("exchangeable") and nonfungible ("non-exchangeable") tokens: The best-known applications of fungible tokens are cryptocurrencies, like Bitcoin, Ether or Solana. Such tokens are exchangeable like coins or bills are in the real world, as one Bitcoin looks like another Bitcoin. As opposed to cryptocurrencies, Non-Fungible Tokens (hereafter called NFTs) correspond to or represent (parts of) goods that are unique due to their characteristics, such as (digital or physical) works of art – or even real estate."

(Katharina Garbers-von Boehm, Helena Haag, Katharina Gruber, Intellectual Property Rights and Distributed Ledger Technology with a focus on art NFTs and tokenized physical artworks, Study commissioned by the European Parliament's Policy Department for Citizens' Rights and Constitutional Affairs at the request of the JURI Committee, Nov 2022, pg no. 13)

(ب)"Most commonly, the NFT's smart contract – which is deployed on the blockchain – does not store the digital work/image of a physical work or any metadata on the blockchain, but only stores a pointer to an off-blockchain storage location. The pointer is basically a *link that* leads to a file containing the NFT's respective metadata.32 This metadata file contains, among other information, the link to the image file of the represented digital work or an image of the represented physical asset. Although such Off-chain NFTs are currently the most common way of linking NFTs with the assets it represents (e.g. an image file), such approach is technically rather risky. There is no guarantee that the file will not be subsequently replaced or overwritten by a file with the same name.33 There is also a potential risk that the link leading to the work or even to the metadata file "breaks" as the server hosting the work or the metadata might be no longer operated, leaving the smart contract and the NFT on the blockchain effectively as what could be compared to an "empty shell". The entry in the blockchain would still exist and its buyer would still own the NFT, which is, after all, only consisting of a tokenID and an alphanumeric address of a smart contract. However, the buyer remains only with a tokenID, but not the file of the digital work or the image of the physical asset or, even worse, the metadata."

(Katharina Garbers-von Boehm, Helena Haag, Katharina Gruber, Intellectual Property Rights and Distributed Ledger Technology with a focus on art NFTs and tokenized physical artworks, Study commissioned by the European Parliament's Policy Department for Citizens' Rights and Constitutional Affairs at the request of the JURI Committee, Nov 2022, pg no. 15)

ز)"As an alternative to the off-chain storage of the represented asset, technically, there is also the possibility to upload the entire digital work or an image of a physical asset to the blockchain by adding it to the NFT's smart contract's storage "on chain". As a consequence, a full and digitally tradable copy of the work or an image of the physical asset is stored permanently on the blockchain. However, storing entire images requires considerably more computer capacity and power. It is therefore extremely expensive and hence not very common yet."

(Katharina Garbers-von Boehm, Helena Haag, Katharina Gruber, Intellectual Property Rights and Distributed Ledger Technology with a focus on art NFTs and tokenized physical artworks, Study commissioned by the European Parliament's Policy Department for Citizens' Rights and Constitutional Affairs at the request of the JURI Committee, Nov 2022, pg no. 16)

ح)"Owning an NFT does not necessarily mean owning the asset that it represents. Buying an NFT leads to the acquisition of a token entered on a blockchain. The purchaser of an NFT has ownership-like rights in the NFT in the sense that they can dispose of it: they can swap, sell or give their unique token away (for more detail see 3.1.2.4). Also, buying an NFT does not necessarily mean to acquire rights (for more details see 3.1.2.4)."

(Katharina Garbers-von Boehm, Helena Haag, Katharina Gruber, Intellectual Property Rights and Distributed Ledger Technology with a focus on art NFTs and tokenized physical artworks, Study commissioned by the European Parliament's Policy Department for Citizens' Rights and Constitutional Affairs at the request of the JURI Committee, Nov 2022, pg no. 22)

د) "Nevertheless, as we have shown before, the "NFT" and the "work" are not identical. While an NFT represents information about the owner of the work, much like a certificate, the work itself is not necessarily being transferred when the NFT referring to a work is transferred. This separation between the NFT and the work is an argument against the application of this exemption.If the work represented by the NFT is not necessarily being sold when an NFT is transferred, the use of an image of the work represented by the NFT in order to offer the NFT could be seen as "other commercial use" according to the wording of Article 5 (3) lit. j) in the sense that the NFT (and not the work) is being advertised and such image is not being used for the sole purpose of advertising the sale of an artistic works, but for the sale of an NFT. If this is the case, this means that even in member states providing for an exception for advertising of a sale of a work, the consent of the author would have to be obtained before offering the NFT in order to be sure to not infringe any rights deriving from Article 2 of the InfoSoc Directive."

(Katharina Garbers-von Boehm, Helena Haag, Katharina Gruber, Intellectual Property Rights and Distributed Ledger Technology with a focus on art NFTs and tokenized physical artworks, Study commissioned by the European Parliament's Policy Department for Citizens' Rights and Constitutional Affairs at the request of the JURI Committee, Nov 2022, pg no. 35)

(۸الف)"The metaverse is a virtual world where humans, as avatars, interact with each other in a three-dimensional space that mimics reality."

(https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/metaverse)

دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

ب) " Metaverse, proposed network of immersive online worlds experienced typically through virtual reality or augmented reality in which users would interact with each other and purchase goods and services, some of which would exist only in the online world.

Builders of metaverse technology consider it to be the next step in the evolution of the Internet after early 21st-century developments such as smartphone applications and social media."

(https://www.britannica.com/topic/metaverse)

ق)"The metaverse is a concept of a persistent, online, 3D universe that combines multiple different virtual spaces. You can think of it as a future iteration of the internet. The metaverse will allow users to work, meet, game, and socialize together in these 3D spaces.

The metaverse isn't fully in existence, but some platforms contain metaverse-like elements. Video games currently provide the closest metaverse experience on offer. Developers have pushed the boundaries of what a game is through hosting in-game events and creating virtual economies."

(https://academy.binance.com/en/articles/what-is-the-metaverse?utm_campaign=googleadsxacademy&utm_source=googleadwords_int&utm_medium=cpc&ref=HDYAHEES&g
747qfF_gIVkN_tCh1iiwq1EAAYASAAEgJdCPD_BwE)

(۹)حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

فتاوی شامی میں ہے:

"قلت: وعبارة الصيرفية هكذا سئل عن بيع الخط قال: لا يجوز؛ لأنه لا يخلو إما إن باع ما فيه أو عين الخط لا وجه للأول؛ لأنه بيع ما ليس عنده ولا وجه للثاني؛ لأن هذا القدر من الكاغد ليس متقوما بخلاف البراءة؛ لأن هذه الكاغدة متقومة. "

(کتاب البیوع ج نمبر ۴ ص نمبر ۵۱۷، ایچ ایم سعید)

فتاوی شامی میں ہے:

"(بطل بيع ما ليس بمال)....(والمعدوم كبيع حق التعلي) أي علو سقط؛ لأنه معدوم.

(قوله والمعدوم كبيع حق التعلي) قال في الفتح: وإذا كان السفل لرجل وعلوه لآخر فسقطا أو سقط العلو وحده فباع صاحب العلو علوه لم يجز؛ لأن المبيع حينئذ ليس إلا حق التعلي، وحق التعلي ليس بمال؛ لأن المال عين يمكن إحرازها وإمساكها ولا هو حق متعلق بالمال بل هو حق متعلق بالهواء، وليس الهواء مالا يباع والمبيع لا بد أن يكون أحدهما."

(کتاب البیوع، باب البیع الفاسد ج نمبر ۵ ص نمبر ۵۰، ایچ ایم سعید)

فتاوی شامی میں ہے:

"وقدمنا أول البيوع تعريف المال بما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، وأنه خرج بالادخار، المنفعة فهي ملك لا مال؛ لأن الملك ما من شأنه أن يتصرف فيه بوصف الاختصاص كما في التلويح، فالأولى ما في الدرر من قوله المال موجود يميل إليه الطبع إلخ فإنه يخرج بالموجود المنفعة فافهم. ولا يرد أن المنفعة تملك بالإجارة؛ لأن ذلك تمليك لا بيع حقيقة، ولذا قالوا: إن الإجارة لا بيع المنافع حكما: أي إن فيها حكم البيع وهو التمليك لا حقيقته، فاغتنم هذا التحرير."

(کتاب البیوع، باب البیع الفاسد ج نمبر ۵ ص نمبر ۵۰، ایچ ایم سعید)

تبیین الحقائق میں ہے:

"ووجه الفرق بين حق التعلي حيث لا يجوز بيعه باتفاق الروايات وبين حق المرور في الطريق حيث يجوز بيعه في رواية ابن سماعة أن حق المرور متعلق برقبة الأرض ورقبة الأرض مال وهو عين فما تعلق به كان له حكم المال وحق التعلي متعلق بالهواء والهواء ليس بعين مال ولا له حكم المال فلا يجوز."

(کتاب البیوع باب البیع الفاسد ج نمبر ۴ ص نمبر ۵۲۔ مطبعۃ الکبری الامیریۃ)

محیط برہانی میں ہے:

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

"وإنما وقع الفرق بين حق التعلي وبين حق المرور في رواية جواز بيع حق المرور؛ لأن حق المرور يتعلق برقبة الأرض، والأرض مال وله قرار، فكان لهذا الحق حكم المال بطريق التبعية، فأما حق التعلي متعلق بهواء الساحة، وإنه ليس بمال حتى يعطى له حكم المالية بطريق التبعية، فلهذا لم يجز بيعه."

(کتاب البیع، فصل سادس وعشرون ج نمبر ۷ ص نمبر ۱۴۹، دار الکتب العلمیۃ)

فتاوی شامی میں ہے:

"والمال كما صرح به أهل الأصول ما يتمول ويدخر للحاجة، وهو خاص بالأعيان فخرج به تمليك المنافع."

(کتاب الزکوۃ ج نمبر ۲ ص نمبر ۲۵۷، ایچ ایم سعید)

تبیین الحقائق میں ہے:

"وخمر المسلم وخنزيره، وهو معطوف على الحرة في قوله، ولا تضمن الحرة أما منافع المغصوب فالمذكور مذهبنا، وقال الشافعي - رحمه الله - تضمن؛ لأن المنفعة مال متقوم مضمونة بالعقود كالأعيان؛ لأن المال اسم لما تميل إليه النفس مخلوق لمصالحنا، والمنافع بهذه الصفة......وقوله: مال متقوم لا يسلم؛ لأن المال عبارة عن إحراز الشيء وادخاره لوقت الحاجة في نوائب الدهر، وذلك لا يتحقق في المنافع لما ذكرنا، والدليل عليه أنه يقال فلان متمول إذا كان له مال موجود محرز مدخر، ولا يقال فلان متمول، ولا مال له بالمأكول والمشروب وبكل ما يستعمله ولهذا لا تعتبر المنافع من الثلث في حق المريض حتى جاز له إعارة جميع ماله، ولو كانت المنافع مالا لما جاز إلا من الثلث وجوازها محرا باتفاقها؛ لأنها تصير مالا بالتراضي ولهذا جازت الإجارة من العبد التاجر، وأحد الشريكين والمضارب والأب والوصي، وقوله المال مخلوق لمصالحنا إلخ قلنا هو كذلك لكن بصفة الإحراز سمي مالا والمنافع لا يتصور فيها ذلك لاستحالة بقائها على ما بينا."

(کتاب الغصب ج نمبر ۵ ص نمبر ۲۳۴، مطبعۃ کبری امیریۃ)

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

المبسوط للسرخسي میں ہے:

"وبيانه أن صفة المالية للشيء إنما تثبت بالتمول، والتمول صيانة الشيء وادخاره لوقت الحاجة، والمنافع لا تبقى وقتين، ولكنها أعراض كما تخرج من حيز العدم إلى حيز الوجود تتلاشى، فلا يتصور فيها التمول؛ ولهذا لا يتقوم في حق الغرماء والورثة حتى أن المريض إذا أعان إنسانا بيديه أو أعاره شيئا فانتفع به لا يعتبر خروج تلك المنفعة من الثلث، وهذا لأن المتقوم لا يسبق الوجود، فإن المعدوم لا يوصف بأنه متقوم إذ المعدوم ليس بشيء، وبعد الوجود التقوم لا يسبق الإحراز، والإحراز بعد الوجود لا يتحقق فيما لا يبقى وقتين فكيف يكون متقوما، وعلى هذا نقول: الإتلاف لا يتصور في المنفعة أيضا؛ لأن فعل الإتلاف لا يحل المعدوم. وبعد الوجود لا يبقى لحله فعل الإتلاف، وإثبات الحكم بدون تحقق السبب لا يجوز، فأما بالعقد يثبت للمنفعة حكم الإحراز، والتقوم شرعا بخلاف القياس، وكان ذلك باعتبار إقامة العين المنتفع به مقام المنفعة لأجل الضرورة والحاجة."

(کتاب الغصب ج نمبر ۱۱ ص نمبر ۷۹، دار المعرفة)

دار الافتاء جامعة العلوم الإسلامية علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی پاکستان

کشف الاسرار للبزدوی میں ہے:

"ولهذا لا يضمن منافع الأعيان بالإتلاف بطريق التعدي؛ لأن العين ليس بمثل لها صورة ولا معنى أما الصورة فلا شك فيها وأما المعنى فلأن المنافع إذا وجدت كانت إعراضا لا تبقى زمانين وليس لما لا تبقى زمانين صفة التقوم؛ لأن التقوم لا يسبق الوجود وبعد الوجود التقوم لا يسبق الإحراز والاقتناء، والإعراض لا يقبل هذه الأوصاف إلا أن يثبت إحرازها بولاية العقد حكما شرعيا بناء على جواز العقد

ولعلمائنا - رحمهم الله - في نفي المماثلة بين المنفعة والعين طريقان، أحدهما نفيها بنفي المالية والتقوم عن المنفعة أصلا، وثانيها بإثبات التفاوت في المالية بينهما، بيان الأول أن المنفعة ليست بمال ولا بمتقومة فلا تضمن بالإتلاف بالمال كالميتة والخمر وذلك؛ لأن صفة المالية للشيء بالتمول والتمول عبارة عن صيانة الشيء وادخاره لوقت الحاجة لا عن الانتفاع بالإتلاف فإن الأكل لا يسمى تمولا والمنافع لا تبقى وقتين بل كما توجد تتلاشى

فكيف يرد عليها التمول، وكذا التقوم الذي هو شرط الضمان ومبناه لا يسبق الوجود فإن المعدوم لا يوصف بأنه متقوم إذ المعدوم ليس بشيء وبعد الوجود التقوم لا يسبق الأحراز كالصيد والحشيش والأحراز لا يتحقق فيما لا يبقى زمانين فكيف يكون متقوما.

ولا يقال المنافع توجد محرزة ضرورة إحراز ما قامت هي به، لأنا نقول إن ذلك يوجب أنها يكون محرزة للغاصب لا للمغصوب منه وإحراز الغاصب لا يوجب الضمان عليه كما في زوائد الغصب ليست بمضمونة عندنا، ولو كانت محرزة للمغصوب منه فذلك لا يوجب الضمان أيضا؛ لأنه إحراز ضمني لا قصدي وذلك لا يوجب الضمان كالحشيش النابت في أرض مملوكة لا يكون مضمونا بالإتلاف وإن كان محرزا ضمنا لإحراز الأرض.

وعلى هذا نقول الإتلاف يتصور في المنفعة أيضا؛ لأنه لا يحل المعدوم ولا يأتي مقترنا بالوجود؛ لأنه ضده فيمتنع الوجود وإنما يأتي بعده وهي لا تبقى في الزمان الثاني ليحله الإتلاف وإثبات الحكم بدون تحقق سببه لا يجوز، وبيان الثاني أن ضمان العدوان مقدر بالمثل بالنص والمنافع وإن كانت أموالا متقومة فهي دون الأعيان في المالية فلا تضمن بالأعيان كما لا تضمن الديون بالعين والرديء بالجيد، وهذا لأن المنفعة تقوم بالعين والعين تقوم بنفسها وما يقوم بغيره تبع له والتفاوت بين التبع والمتبوع ظاهر.

وكذا المنافع لا تبقى وقتين والعين أوقاتا وبين ما تبقى وبين ما لا تبقى تفاوت عظيم ثم من ضرورة كون الشيء مثلا لغيره أن يكون ذلك الغير مثلا له إذ هو اسم إضافي كالأخ والعين لا تضمن في باب العدوان بالمنفعة قط فعرفنا أنه لا مماثلة بينهما، يوضحه أن المنفعة لا تضمن بالمنفعة عند الإتلاف حتى أن الحجر في خان واحد على تقطيع واحد لا يكون منفعة أحديهما مثلا لمنفعة الأخرى عند الإتلاف بالإجماع مع أن المماثلة بين المنفعة والمنفعة أظهر منها بين العين والمنفعة فلأن لا يضمن المنفعة بالعين وهي الدراهم أو الدنانير أولى فالشيخ - رحمه الله - أشار بقوله؛ لأن العين ليس بمثل لها إلى آخره إلى الطريق الأول وبقوله ولأن التفاوت بين ما يبقى إلى آخره إلى الطريق الثاني.

قوله (إلا أن يثبت إحرازها) استثناء منقطع من قوله وليس لما لا يبقى صفة التقوم أي وليس لما لا يبقى صفة التقوم حقيقة إلا أن يثبت إحرازها شرعا بخلاف القياس فيتقوم وهو في الحقيقة."

(باب الامر، القضاء بمثل معلوم ج نمبر ۱ ص نمبر ۱۷۱، دار الکتاب الاسلامی)

المدخل الی نظریۃ الالتزام میں ہے:

"فمن هذه النصوص الفقهية يتبين ان فقهاء المذهب الحنفي يوجبون في المال ان يكون شيئا ماديا..... يستخلص مما تقدم ان المالية في نظر الفقهاء الحنفية ترتكز علي اساسين و تقوم بعنصرين هما: العينية و العرف:

و العينية يراد بها ان يكون المال شيئا ماديا ذا وجود خارجي.

و العرف ان يعتاد الناس كلهم او بعضهم تموله و صيانته بحيث يجري فيه البذل و المنع فما لا يجري فيه ذلك بين الناس لا يعتبر مالا و لو كان عينا مادية ..... كذلك ما يعتاد الناس تموله و صيانته و يجري فيه البذل و المنع لكنه ليس عينا مادية فانه لا يعتبر في نظرهم مالا بل قد يكون ملكا او حقا كالمنافع و الحقوق المحضة و الديون."

(باب ثالث فی الاموال ص نمبر ۱۲۵-۱۲۶، دار القلم)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:

"والمراد بالمال عند الحنفية: ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم. وقد انتقد الأستاذ الزرقاء هذا التعريف، واستبدل به تعريفاً آخر، فقال: المال هو كل عين ذات قيمة مادية بين الناس (1). وعليه لا تعتبر المنافع والحقوق المحضة ما لاً عند الحنفية."

(القسم الثالث، فصل اول، مبحث اول، مطلب اول ج نمبر ۵ ص نمبر ۳۳۰۵، دار الفکر)

(۱۰) الف) الدر المختار میں ہے:

"والبيوع الفاسدة فكلها من الربا فيجب رد عين الربا لو قائما لا رد ضمانه لأنه يملك بالقبض قنية وبحر."

(فتاوی شامی، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج نمبر ۵ ص نمبر ۱۶۹، ایچ ایم سعید)

(ب) تفسیر قرطبی میں ہے:

"ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل وتدلوا بها إلى الحكام لتأكلوا فريقا من أموال الناس بالإثم وأنتم تعلمون (188)......الثانية- الخطاب بهذه الآية يتضمن جميع أمة محمد صلى الله عليه وسلم، والمعنى: لا يأكل بعضكم مال بعض بغير حق. فيدخل في هذا: القمار والخداع والغصوب وجحد الحقوق، وما لا تطيب به نفس مالكه، أو حرمته الشريعة وإن طابت به نفس مالكه، كمهر البغي وحلوان الكاهن وأثمان الخمور والخنازير وغير ذلك."

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۱۸۸، ج نمبر ۲، ص نمبر ۳۳۷، دار الکتب المصریۃ)

(۱۱) (الف) فتاوی شامی میں ہے:

"وحرم لو شرط) فيها (من الجانبين) لأنه يصير قمارا

(قوله لأنه يصير قمارا) لأن القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص، ولا كذلك إذا شرط من جانب واحد لأن الزيادة والنقصان لا تمكن فيهما بل في أحدهما تمكن الزيادة، وفي الآخر الانتقاص فقط فلا تكون مقامرة لأنها مفاعلة منه زيلعي."

(کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج نمبر ۶ ص نمبر ۴۰۳، ایچ ایم سعید)

ب) فتح القدیر میں ہے:

"وإضافة الخيار إلى الشرط على حقيقة الإضافة، وهي إضافة الخيار إلى سببه إذ سببه الشرط، وحين ورد شرعيته جعلناه داخلا في الحكم مانعا من ثبوته تقليلا لعمله بقدر الإمكان، وذلك؛ لأن عمله إثبات الحظر في ثبوت الملك وبذلك يشبه القمار فقللنا شبهه.

ولقائل أن يقول: القمار ما حرم لمعنى الحظر، بل باعتبار تعليق الملك بما لم يضعه الشرع سببا للملك، فإن الشارع لم يضع ظهور العدد الفلاني في ورقة مثلا سببا للملك، والحظر طرد في ذلك لا أثر له. نعم يتجه أن يقال اعتبرناه في الحكم تقليلا، بخلاف الأصل."

(کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج نمبر ٦ ص نمبر ٢٩٨، مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی)

احکام القرآن للجصاص میں ہے:

"ولا خلاف بين أهل العلم في تحريم القمار وأن المخاطرة من القمار قال ابن عباس إن المخاطرة قمار وإن أهل الجاهلية كانوا يخاطرون على المال والزوجة وقد كان ذلك مباحا إلى أن ورد تحريمه وقد خاطر أبو بكر الصديق المشركين حين نزلت الم غلبت الروم وقال له النبي صلى الله عليه وسلم زد في الخطر وأبعد في الأجل ثم حظر ذلك ونسخ بتحريم القمار ولا خلاف في حظره إلا ما رخص فيه من الرهان في السبق في الدواب والإبل والنصال إذا كان الذي يستحق واحدا إن سبق ولا يستحق الآخر إن سبق وإن شرط أن من سبق منهما أخذ ومن سبق أعطى فهذا باطل فإن أدخلا بينهما رجلا إن سبق استحق وإن سبق لم يعط فهذا جائز وهذا الدخيل الذي سماه النبي صلى الله عليه وسلم محللا."

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ٢٨١، ج نمبر ٢، ص نمبر ١١، دار احیاء التراث العربی)

(١٢) الف) الفتاوی الھندیۃ میں ہے:

"منها أن تكون المنفعة مقصودة معتادا استيفاؤها بعقد الإجارة ولا يجري بها التعامل بين الناس فلا يجوز استئجار الأشجار لتجفيف الثياب عليها."

(کتاب الاجارۃ، باب اول ج نمبر ٤ ص نمبر ٤١١، دار الفکر)

ب) الفتاوی الھندیۃ میں ہے:

"وإذا استأجر موضعا معلوما من الأرض ليتد فيها الأوتاد يصلح بها الغزل كي ينسج جاز لأنه من إجارات الناس ولو استأجر حائطا ليتد فيها الأوتاد يصلح عليها الإبريسم لينسج به شعرا أو ديباجا لا يجوز كذا ذكره بعض مشايخنا رحمهم الله تعالى لأن هذا ليس من إجارات الناس وفي عرف ديارنا ينبغي أن يجوز. كذا ذكره

بعض مشایخنا لأن الناس تعاملوا ذلك في الفصلين جميعا وفي نوادر هشام استأجر وتدا يتد به جاز معناه."

(کتاب الاجارۃ، باب خامس، فصل ثانی، ج نمبر ۴ ص نمبر ۴۴۲، دار الفکر)

ج) الفتاوی الھندیۃ میں ہے:

"ذكر الكرخي في مختصره أن من استأجر نخلا أو شجرا ليبسط عليه ثيابه لا يجوز."

(کتاب الاجارۃ، باب خامس، فصل اول ج نمبر ۴ ص نمبر ۴۴۲، دار الفکر)

فقط واللہ اعلم

دار الإفتاء جامعة العلوم الإسلامية علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ پاکستان

کتبہ

مصطفی امین

مُعِین مُفتی

05-08-2023

۱۴۴۵-۰۱-۱۸

الجواب صحیح
محمد ابراہیم فیصل

مفتی محمد ابراہیم صاحب

نائب مُفتی دار الإفتاء

جامعة العلوم الإسلامية نائب مفتی دار الإفتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

الجواب صحیح
محمد انعام الحق

مفتی محمد انعام الحق صاحب

مُفتی دار الإفتاء

جامعة العلوم الإسلامية مفتی دار الإفتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

ٹیتھر یوایس ڈی ٹی(Theter USDT) ماہرین کی تحقیق کے مطابق بنیادی طور پر فرضی نمبروں کا کھاتے میں اندراج ہے، اس میں صرف ٹرانزیکشن کا تبادلہ اور خرید وفروخت ہوتی ہے اور اس میں کوئی مبیع نہیں ہوتی۔ نیز یہ ساراسلسلہ دراصل کرپٹو کرنسی کے نظام کو مزید تقویت دینے کیلئے بنایا گیا ہے اور اصل مقصد بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیوں کے کاروبار کو مزید ترویج دینا ہے۔ دراصل بٹ کوائن کے کمپیوٹر کوڈ کو لے لیا گیا ہے، اس کا نام تبدیل کردیا گیا ہے اور یہ تاثر دیا گیا ہے کہ یہ کرپٹو کرنسی کی ایک نئی قسم یعنی ٹیتھر یوایس ڈی ٹی اسٹیبل کوائن (Theter USDT Stable Coin) ہے اور اس کے ہر یونٹ کے پیچھے امریکی ڈالر بطور اثاثہ رکھا گیا ہے (محققین کے مطابق یہ محض ایک دعوی ہے)۔ اصل میں پیچھے بٹ کوائن کا کوڈ ہی چل رہا ہے، اس بٹ کوائن کے کوڈ میں کوئی ردو بدل نہیں کیا گیا، لھذا ٹیتھر یوایس ڈی ٹی کو کرپٹو کرنسی ہی سمجھا جائے[1]۔ اور کرپٹو کرنسی کے بارے میں بہت سے معاصر علماء کی رائے یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کی اس موجودہ شکل وصورت میں خرید وفروخت یا اس کے ذریعہ معاملات انجام دینا جائز نہیں ہے، اور اس کا استعمال عام طور پر سٹے بازی میں ہو رہا ہے، لھذا صورت مسئولہ میں کرپٹو کرنسی کی خرید وفروخت یا اس کے ذریعہ فنڈز کی منتقلی کا مشورہ نہیں دیا جاسکتا۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم
بندہ محمد عبداللہ عثمانی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۷/شعبان/۱۴۴۵
۲۸/فروری/۲۰۲۴

الجواب صحیح
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۷/شعبان/۱۴۴۵
۲۸/فروری/۲۰۲۴

---

1 Omni Layer Protocol, accessed 21st Feb 2024. https://www.omnilayer.org/
Angelos Delivorias, Stablecoins: Private-sector quest for cryptostability, EPRS | European Parliamentary Research Service, Nov 2021. Link: https://www.europarl.europa.eu/RegData/etudes/BRIE/2021/698803/EPRS_BRI(2021)698803_EN.pdf
Eva Su, How Stable Are Stablecoins?, Report: IN11713, Congressional Research Service (CRS), July 2021.
Link: https://crsreports.congress.gov/product/pdf/IN/IN11713
John M. Griffin and Amin Shams, Is Bitcoin Really Un-Tethered? 2019.
Available at SSRN: https://ssrn.com/abstract=3195066 or http://dx.doi.org/10.2139/ssrn.3195066
Tether White paper, accessed 21st Feb 2024.
https://assets.ctfassets.net/vyse88cgwfbl/5UWgHMvz071t2Cq5yTw5vi/c9798ea8db99311bf90ebe0810938b01/TetherWhitePaper.pdf

اسالامو علیکم،

متعلق مالیاتی عمل کی اجازت کے بارے میں

میں اپنی کمائی کی تبدیلی سے متعلق مالیاتی عمل کی اجازت کے بارے میں اسلامی رہنمائی حاصل کر رہا ہوں۔ میں اپ ورک پر OpenAI چیٹ بوٹ انضمام اور ویب اور موبائل ڈویلپمنٹ سروسز کے ذریعے آمدنی پیدا کرتا ہوں۔ پاکستان کا رہائشی ہونے کے ناطے، ان کمائی کو واپس لینے کے لیے میرے لیے دستیاب راستے کچھ حد تک محدود ہیں۔ پے پال اور وائز جیسے پلیٹ فارم اس مقصد کے لیے Upwork کے فراہم کردہ چند اختیارات میں شامل ہیں۔

میری انکوائری خاص طور پر وائز کو فنڈز کی منتقلی اور پھر ان فنڈز کو پاکستانی روپے (PKR) میں تبدیل کرنے کے عمل سے متعلق ہے۔ وائز کے ذریعے PKR میں براہ راست تبدیلی کا انتخاب انٹربینک تبادلوں کی شرحوں کی وجہ سے کم سازگار ہوتا ہے۔ تاہم، میں نے ایک متبادل طریقہ کی نشاندہی کی ہے جو مالی طور پر زیادہ فائدہ مند معلوم ہوتا ہے: بائنانس پلیٹ فارم پر USD کو USDT (ٹیتھر) میں تبدیل کرنا، اس کے بعد Binance کی پیئر ٹو پیئر ٹریڈنگ فیچر کے ذریعے PKR کے لیے USDT فروخت کرنا۔ یہ نقطہ نظر مجھے اوپن مارکیٹ ریٹ سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے، جو انٹربینک ریٹ سے نمایاں طور پر زیادہ ہے۔

یہ نوٹ کرنا بہت ضروری ہے کہ 1 USD تقریبا ہمیشہ 1 USDT کے برابر ہوتا ہے، اس ڈیجیٹل کرنسی کی تبدیلی کو Bitcoin جیسی زیادہ غیر مستحکم کریپٹو کرنسیوں سے مختلف بناتا ہے۔ مثال کے طور پر، PKR 279.65 فی USD کی شرح مبادلہ پر وائز کے ذریعے USD 3000 کو PKR میں تبدیل کرتے وقت، کل PKR 838،950 پر آتا ہے۔ اس کے برعکس، اسی USD کی رقم کو USDT میں تبدیل کرکے اور پھر اسے PKR کے لیے Binance پر PKR 291 فی USDT کی اوپن مارکیٹ ریٹ پر فروخت کرکے، کل موصول ہونے والا PKR 873،000 ہے۔ اس طریقہ کار کے نتیجے میں کافی مالی فائدہ ہوتا ہے، خاص طور پر بڑی رقم کے لیے۔

USD کو USDT اور پھر PKR میں تبدیل کرنے کا بنیادی مقصد ایک اہم مالی فائدہ کے لیے کھلی منڈی کی بلند شرحوں کا فائدہ اٹھانا ہے۔ یہ بتانا مناسب ہے کہ بائننس USD سے PKR میں براہ راست تبدیلی کی سہولت فراہم نہیں کرتا ہے بلکہ مختلف کرنسیوں کے بدلے USDT کی خریداری اور فروخت کی اجازت دیتا ہے۔

میں یہ واضح کرنے کے لیے فتویٰ طلب کر رہا ہوں کہ آیا اسلامی قانون کے تحت فنڈز کی تبدیلی اور منتقلی کا یہ طریقہ جائز ہے۔ اس معاملے پر آپ کی معزز رہنمائی کی دل کی گہرائیوں سے تعریف کی جائے گی۔

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم حقانیہ
اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ خیبر پختونخوا پاکستان
004420

باسمہ تعالیٰ

مستفتی: ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
Mshrehmani@gmail.com

الجواب وباللہ التوفیق:

کرپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل یا ورچوئل کرنسی (ایک ایسی کرنسی جو ڈیجیٹل فارمیٹ میں موجود ہوتی ہے اور اس کا کوئی فزیکل یا جسمانی وجود نہیں ہوتا۔ یہ کرنسی عام طور پر انٹرنیٹ کے ذریعے استعمال ہوتی ہے۔ اور روایتی کاغذی نوٹ یا سکّوں کی طرح ہاتھ میں پکڑی نہیں جا سکتی) ہے۔ جو کرپٹوگرافی (معلومات کی حفاظت اور سیکیورٹی کا عمل ہے جس کے ذریعے معلومات کو خفیہ اور محفوظ رکھا جاتا ہے تاکہ غیر مجاز افراد ان تک رسائی حاصل نہ کر سکیں) کے اصولوں پر مبنی ہوتی ہے تاکہ اس کی سیکیورٹی اور تصدیق کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کرنسی کا استعمال، ترتیب، اور ذخیرہ مختلف کرپٹوگرافک تکنیکوں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔

کرپٹو کرنسی کی متعلق چند بنیادی تصورات:

1۔ ڈیجیٹل کرنسی: یہ مکمل طور پر ڈیجیٹل یا ورچوئل ہوتی ہے۔ اور اس کا کوئی فزیکل وجود نہیں ہوتا جیسے کاغذی نوٹ یا سکے۔

2۔ کرپٹوگرافی: اس کرنسی کی سیکیورٹی کرپٹوگرافک تکنیکوں پر مبنی ہوتی ہے، جو ٹرانزیکشنز کی تصدیق اور نئے یونٹس کے تخلیق کے عمل کو محفوظ بناتی ہیں۔

3۔ بلاک چین: کرپٹو کرنسیز کی بنیادی ٹیکنالوجی" بلاک چین "ہے۔ بلاک چین ایک ڈیجیٹل لیجر (ایک ایسی کتاب یا ریکارڈ ہے جس میں مالیاتی ٹرانزیکشنز کا تفصیلی حساب رکھا جاتا) ہے۔ جو تمام ٹرانزیکشنز کا ریکارڈ محفوظ کرتا ہے۔ یہ لیجر متعدد کمپیوٹرز پر منتشر ہوتا ہے، جسے" ڈسٹری بیوٹڈ لیجر "کہا جاتا ہے۔

یہ کرنسی بٹ کوائن (Bitcoin)، ایتھریم (Ethereum)، اور رپل (Ripple) جیسے ناموں سے پایا جاتا ہے۔ جبکہ یہ کرنسی بہت سے مفاسد پر مشتمل ہوتا ہے جیسا کہ:

(جاری)

Dar Ul Ifta Jamia Dar Ul Uloom Haqqania
Akora Khattak Nowshera kpk pakistan
Email:Jamiahaqqania@gmail.com
http://www.jamiahaqqania.edu.pk
Ph.Office:0923-630435

قیمت کی عدم استحکام: بٹ کوائن کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہوتا ہے، جو اسے سرمایہ کاری کے لیے غیر مستحکم بنا سکتا ہے۔

غیر قانونی سرگرمیاں: بٹ کوائن کی غیر مرکزی نوعیت اور گمنامی کا عنصر اسے غیر قانونی سرگرمیوں جیسے منی لانڈرنگ اور غیر قانونی خریداریوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سیکیورٹی خدشات: بٹ کوائن والٹس اور ایکسچینجز ہیکنگ کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں، جس سے صارفین کے بٹ کوائنز چوری ہو سکتے ہیں۔

ضائع ہونے کا خطرہ: اگر کوئی صارف اپنی پرائیویٹ کیز (Keys) کھو دیتا ہے، تو وہ اپنے بٹ کوائنز تک رسائی ہمیشہ کے لیے کھو سکتا ہے۔

قانونی عدم موجودگی: بٹ کوائن کی قانونی حیثیت مختلف ممالک میں مختلف ہے، اور کچھ ممالک میں اسے غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔

تکنیکی پیچیدگیاں: بٹ کوائن اور بلاک چین ٹیکنالوجی کو سمجھنا اور استعمال کرنا عام لوگوں کے لیے مشکل ہوتا ہے۔

تو ان مفاسد سے ان پر مالیت کا اطلاق ٹھیک نہیں ہے۔ اسلئے کہ مال وہ چیز ہوتا ہے جس کی طرف انسان فطری طور پر مائل ہوتا ہے، اور ضرورت کے وقت بچا سکتا ہے، جبکہ مذکورہ مفاسد کی موجودگی میں اسکے طرف میلان نہیں ہو سکتا، اور نہ اسکا ادخار ممکن ہے اور یہی مفاسد "ایتھریم" اور "رپل" میں بھی موجود ہوتا ہے، تو اس میں غرر بطریق اولی پایا جاتا ہے جو ناقابل تلافی ہے۔

لہذا یہ کرنسی مال متقوم کی حیثیت نہیں رکھتی۔ اور اس سے قبضہ شرعی کے تحقق کے بغیر انتفاع ممکن نہیں، اس لیے اس کرنسی کو شرعا مال متقوم نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک فرضی کرنسی ہے اس کا خارج میں کوئی وجود نہیں ہے، نہ اس کے پیچھے کوئی ذمہ دار فرد، اور نہ کوئی ذمہ دار ادارہ یا کمپنی (بینک) وغیرہ موجود ہے، جو اس سے بوقت ضرورت مطالبہ کیا جائے، اور مطالبہ پر ادا کیا جائے، پس جب یہ مال نہیں تو کسی حقیقی کرنسی کے ذریعہ کرپٹو کرنسی کے خرید و فروخت اور کرپٹو کرنسی کے ذریعہ دیگر اشیاء کی خرید و فروخت شرعا بیع باطل ہے، اسلئے کہ بیع کے دوران مبیعہ کے مقابل ثمن کا تعین اور خارجی وجود ہونا ضروری ہے جس کا قبض ممکن ہو۔ تو خرید و فروخت کی صورت میں جانبین کی ملکیت مبیع اور ثمن پر ثابت نہیں ہوگی اور حاصل ہونے والی منافع فقہی اصطلاح میں ارباح فاسدہ ہونے کے بنا پر سود کے حکم میں ہوں گے، اور یہ عمل "أكل بالباطل" دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے ہتھیانے کے مترادف ہوگا، لہذا اس کرنسی کو بطور سرمایہ کاری استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ صرف محض ایک ہندسوں کی اندراج کو ہی کرنسی تصور کر لیا گیا ہے۔ جبکہ مال کا اعیان میں سے ہونا ضروری ہے، یعنی مال وہ ہوگا جس کا مادی شکل ہو۔ جبکہ اسکا کوئی مادی صورت موجود نہیں ہے، اور مروجہ کاغذی نوٹ یا سکّوں کا خارج میں وجود بھی ہے اور اس پر قبضہ کرنا بھی ممکن ہے اور بوقتِ ضرورت مطالبہ پر حامل نوٹ کو اسکی

مالیت ادا بھی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پے ڈرافٹ، ایزی پیسہ، جیز کیش بھی بظاہر تو ڈیجٹ (ہندسے) نظر آتا ہے، لیکن اسکا وصول کسی بھی وقت ممکن ہوتا ہے اور اس کے پیچھے ایک ایجنٹ ہوتا ہے، جو بوقت مطالبہ نقدی کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

جبکہ یہ تمام صفات کرپٹو کرنسی میں معدوم ہے لہذا اس پر تعامل اور لین دین سے اجتناب ضروری ہے۔

والدلائل علی ذلك:

(1). وقال ابن عابدين رحمه الله: والمراد بالمال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم، والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعا. (رد المحتار: ج٤، ص ٥٠١).

(2). وقال ابن نجيم رحمه الله: درء المفاسد أولى من جلب المصالح، فإذا تعارضت مفسدة ومصلحة قدّم دفع المفسدة غالبا لأن اعتناء الشرع بالمنهيّات أشد من اعتنائه بالمأمورات. (الأشباه والنظائر :القاعدة الخامسة، ص 78).

(3). وعن ابن عباس قال نهى رسول الله عن بيع الغرر. (سنن ابن ماجه ص 158،ج1).

وقال شرف الدين الحسين بن عبد الله الطيبي في شرح هذا الحديث: النهي عن بيع الغرر اصل عظيم من اصول كتاب البيوع ويدخل فيه مسائل كثيرة غير منحصرة كبيع المعدوم والمجهول وما لايقدر على التسليم وما لا يتم ملك البائع عليه.

(4). وقال وهبة الزحيلي: وأما إذا هلك (الثمن) وليس له مثل في الحال: بأن كان شيأ مما ينقطع عن أيدى الناس، وقد كان موجودا وقت العقد، ثم انقطع قبل القبض، فقال أبوحنيفة: ينفسخ العقد.

(الفقه الإسلامي وأدلته، ص 3379، ج5).

(والله اعلم بالصواب)

کتبہ: محمد الطاف حقانی

متخصص جامعہ دار العلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک نوشہرہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء

سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

- ✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یو ٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- ✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ ٔمبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin ،زیڈ کیش ZCash ، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جُوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ وئیر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہذا اس کا مالِ مُتَقَوَّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدم جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دارالعلوم دیوبند[1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید وفروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن[2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی ، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید وفروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور وشور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر: 158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتویٰ نمبر: 144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جُوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)
ہفتہ، ۶ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳
Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پھر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہو گی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا مصلیًا

آپ کے سوال میں کرپٹو کرنسی سے متعلق تفصیلات ودیگر مواد کا بغور مطالعہ کیا گیا جس کے بعد جواب یہ ہے کہ کرپٹو کی فیوچر ٹریڈنگ، آپشن ٹریڈنگ اور مارجن ٹریڈنگ سب کے نزدیک قمار، جوا اور سود جیسے موانعات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔

البتہ کرپٹو (کوائنز وٹوکنز) کی ایسی اسپاٹ ٹریڈ جن کا پراجیکٹ ناجائز نہ ہو، اس کے بارے میں جمہور علماء کرام کی رائے یہی ہے کہ کرپٹو کرنسی کی اس موجودہ شکل وصورت میں خرید وفروخت یا اس کے ذریعہ معاملات کو انجام دینا جائز نہیں ہے، چونکہ اس کا عام استعمال سٹہ بازی میں ہو رہا ہے اور تا حال اس کو ثمن عرفی کی حیثیت حاصل نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر ممالک میں اس پر پابندی بھی عائد ہے۔ نیز جو علماء اس کے نفس جواز کے قائل ہیں وہ بھی فی الحال کرپٹو کرنسی کے ذریعہ معاملات سے گریز کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ اس عنوان سے جعلی سازی عام ہونے اور عوام الناس کو کافی نقصان ہونے میں دو رائے نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد قمر الحسن عفی عنہ

جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

29 شعبان المعظم 1445ھ

الجواب صحیح

مفتی نور الدین پانیزئی عفی عنہ

29 شعبان المعظم 1445ھ

سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہید اً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصر اًمیرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق وتحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔

✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلۂ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں[3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin، زیڈ کیش ZCash، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے[4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا[5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جُوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہٰذا اس کا مالِ متقوّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدم جواز کے درج ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دارالعلوم دیوبند[1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید و فروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن[2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔ (۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر:158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتویٰ نمبر:144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)

ہفتہ، ۶ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳

Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہو گی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

DARUL IFTA
Jamia Darul Uloom Rahmania
Plot # ST-8, Sector 15-A/5, Bufferzone,
North Nazimabad Town, Karachi-Pakistan.
E-mail:daruliftarehmania@gmail.com
Tel : 092-21-36954046 , 0342-9525904

دار الافتاء

جامعۃ دار العلوم رحمانیۃ
پلاٹ نمبر ST-8، سیکٹر 15-A/5، بفرزون، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔
فون: 092-21-36954046 , 0342-9525904

استفتاء نمبر ۲۰۸۵
[illegible]

الجواب بعون الملك الوهاب

صورت مسئولہ میں مذکورہ تمام مفاسد کے ساتھ ہماری تحقیق کے مطابق کرپٹو کرنسی، یا بٹ کوائن فی نفسہ شرعی طور پر نہ مال ہے اور نہ ہی ثمن عرفی، شرعاً اس سے کاروبار کرنا دھوکہ، فراڈ اور سٹے بازی کے حکم میں آتا ہے لہذا اس سے کسی بھی قسم کی خرید و فروخت اور کاروبار کرنا یا اس میں پیسے انویسٹ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور عوام کو اس جدید زمانے کے مطابق بطور تبلیغ تمام تر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس کی حقیقت، مفاسد، خرابیوں اور عدم جواز سے آگاہ کر کے بچایا جا سکتا ہے۔

لما فی رد المحتار: ۷/۱۰ مطلب فی تعریف المال ط دار الکتب

قوله: (مالا اولا) الخ، المراد بالمال مایمیل الیه الطبع ویمکن ادخاره لوقت الحاجة، والمالیة تثبت بتمول الناس کافة اوبعضهم، والتقوم یثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعًا...

وفی موسوعة الفقهية: ۳۶/۳۱ ط علوم الاسلامیه

یطلق المال فی اللغة: علی کل ما تملکه الانسان من الاشیاء وفی الاصطلاح: اختلف الفقهاء فی تعریف المال وذلك علی النحو التالی. عرف الحنفیة المال بتعریفات عدیدة، فقال ابن عابدین: المراد بالمال مایمیل الیه الطبع ویمکن ادخاره لوقت الحاجة

وفیه ایضًا: ۳۹/۴۰۷ اتفق الفقهاء علی تحریم میسر القمار

وفیه ایضًا ۳۹/۴۰۴ المیسر لغة قمار العرب بالازلام... وقال المحلی: صورة القمار المحرم التردد بین ان یغنم وان یغرم

(جاری ہے)

وفی بدائع الصنائع: ۱۲۷/۵   ط   ایچ ایم سعید

(أما) القمار فلقوله عزوجل (یاایها الذین آمنوا انما الخمر
والمیسر والانصاب والازلام رجس) وهو القمار کذا روی ابن
عباس وابن سیدنا عمر رض وروی عن مجاهد وسعید بن جبیر
والشعبی وغیرهم رض انهم قالوا المیسر کله حتی الجوز الذی یلعب
به الصبیان وعن سیدنا علی رضی الله انه قال الشطرنج
میسر الاعاجم. والله اعلم بالصواب

کتبه مختیار احمد رحمانی
جامعہ دارالعلوم رحمانیہ

الجواب صحیح
۲۳/۳/۲۵ھ

الجواب صحیح
۲۲/۳/۱۴۲۵ھ

دارالافتاء ۲۰۸۵

سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہوچکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔

✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin، زیڈ کیش ZCash، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے [6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہٰذا اس کا مالِ متقوّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

▪ کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدم جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دارالعلوم دیوبند[1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید وفروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن[2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید وفروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔ (۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

▪ کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور وشور سے تحریک چلارہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتاکر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر: 158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتویٰ نمبر: 144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)

ہفتہ، ۶ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳

Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہو گی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

- ✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- ✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1] ۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin ، زیڈ کیش ZCash ، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جُوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے [6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہذا اس کا مالِ متقوّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدم جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دارالعلوم دیوبند [1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید و فروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن [2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔ (۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر: 158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتویٰ نمبر: 144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)
ہفتہ، ۶ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳
Email: mshrehmani@gmail.com

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۷۸
۲۱۶
جامعہ خیر المدارس

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہو گی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

الجواب

غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی محض ایک فرضی چیز ہے، جو کمپیوٹر پروگرامز کے ذریعے سکرین پر خاص شکل کے اعداد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور اسی نیٹ ورک پر رہتے ہوئے ایک شخص کے اکاؤنٹ سے دوسرے شخص کے اکاؤنٹ میں منتقل ہوتی رہتی ہے، جب کوئی شخص اس کے بدلے میں دوسری کرنسی یا کوئی دیگر سامان خریدتا ہے تو یہ اسی پروگرام کے ذریعے ہی اعداد کی شکل میں دوسرے شخص کے کھاتے میں منتقل ہوجاتی ہے، خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

لہٰذا جب تک اس کا خارج میں کوئی وجود نہ ہو محض کمپیوٹر پروگرام میں رہتے ہوئے اس کی ایک دوسرے کو خرید وفروخت شرعاً جائز نہیں، اس لیے کہ کسی بھی چیز کو خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کیے بغیر آگے فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں۔

" لانه عليه السلام نهىٰ عن بيع مالم يقبض۔" (ہدایہ، جلد: ۳، صفحہ: ۷۷)

جبکہ اس کرنسی کو خریدنے کے بعد اس پر شرعی قبضہ متحقق نہیں ہوتا، اس لیے کہ کمپیوٹر کا وہ پروگرام اور کھاتہ جس میں صارف اس کرنسی کو محفوظ رکھتا ہے، اگرچہ وہ خفیہ اور بہت ہی مضبوط کوڈ کے ذریعے اس کرنسی کے کوئنز (سکوں) کو محفوظ کر لیتا ہے، لیکن اس کے باوجود اس کے بارے میں کوئی یقین نہیں ہے کہ وہ کب تک اس کے قبضہ اور اختیار میں ہیں؛ اس لیے کہ یہ نیٹ ورک جس پر صارف نے اپنا کھاتہ بنا کر اس کو خفیہ اور محفوظ کوڈ لگائے ہیں خود وہ نیٹ ورک اس کرنسی صارف کے اپنے قبضہ میں نہیں، کبھی بھی یہ نیٹ ورک غائب ہوسکتا ہے، کیونکہ اس نیٹ ورک کی لگام اس کے ہاتھ میں نہیں ہے، اور حکومت کی طرف سے اس کرنسی کی باقاعدہ منظوری نہ ہونے کی وجہ سے کسی کے خلاف کوئی قانونی کارروائی بھی نہ ہوسکے گی۔ اس لیے نیٹ ورک پر کوڈ وغیرہ کے ذریعے محفوظ ہونا شرعاً قبضہ نہیں کہلائے گا۔

نیز کسی بھی چیز کے کرنسی بننے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت نے اس کو کرنسی اور زَر ہونے کا درجہ دے دیا ہو۔ جبکہ مذکورہ ڈیجیٹل کرنسی فی الوقت حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ نہیں ہے۔

اور شرعاً بھی یہ کرنسی مال متقوم کی حیثیت نہیں رکھتی۔ شامیہ میں ہے:

"والمالية تثبت بتمول الناس كافةً أو بعضهم والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعاً۔"

(شامیہ، جلد: ۴، ص: ۱۰۵، ط: ایچ ایم سعید)

جزئیہ بالا سے معلوم ہوا کہ کسی شئی کے مالِ متقوم ہونے کیلئے اس سے انتفاع کا مباح ہونا بھی شرط ہے۔ جبکہ کرنسی مذکورہ بالا پر قبضہ شرعی کے تحقق کے بغیر انتفاع ممکن نہیں، اس لیے اس کرنسی کو شرعاً مال متقوم بھی نہیں کہا جاسکتا۔

الحاصل: ڈیجیٹل کرنسی، بٹ کوائن وغیرہ نہ مالِ متقوم ہے، نہ قانوناً منظور شدہ۔ اور شرعاً اس پر قبضہ کی شرط بھی نہیں پائی جاتی لہٰذا اس کی خرید وفروخت اور اس کے ذریعے کاروبار اور حاصل ہونے والے منافع یہ سب شرعی قواعد کے خلاف ہے لہٰذا اس کرنسی کے کاروبار سے احتراز کیا جائے۔ .... فقط واللہ اعلم

09 NOV 2023

نائب مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۷۸ / ۲۱۶
جامعہ خیر المدارس ملتان

دار الافتاء ۱۳۶۷
جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۲۱
۴۱

سوالنامہ
کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یو ٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔

✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin، زیڈ کیش ZCash، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، جو نسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جُوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہٰذا اس کا مالِ مُتَقَوَّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدمِ جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدمِ جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دارالا لعلوم دیوبند[1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید و فروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال و جائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن[2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی ، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر: 158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتویٰ نمبر: 144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جُوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)
بدھ، ۲۶ شوال ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۲۰۲۳

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

الجواب باسم ملهم الصواب

واضح رہے کہ حضرات فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کے جو ارکان اور شرائط بیان فرمائیں ہیں ان میں سے بنیادی شرط یہ ہے کہ معقود علیہ اور ثمن دونوں مال ہوں اور مال کی تعریف میں بھی حضرات فقہاءِ کرام رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو بنیادی نکات بیان فرمائے ہیں ان میں سے سب سے اولین اور بنیادی نکتہ کسی چیز کا خارجی وجود کا ضروری ہونا ہے جبکہ کرپٹو کے عنوان سے یا اور کسی عنوان سے شائع ڈیجیٹل کرنسی کا کوئی خارجی وجود نہیں ہے بلکہ وہ اسکرین پر نظر آنے والی محض ایک فرضی شے ہے لہٰذا کرپٹو کرنسی یا کوئی بھی ڈیجیٹل کرنسی پر مال کی تعریف صادق نہیں آتی اور محض کسی چیز کا سرکاری سطح پر یا عوامی سطح پر رائج ہو جانے سے اس چیز کا مال ہونا ثابت نہیں ہوتا جب تک اس میں شریعتِ مطہرہ کے بیان کردہ شرائط موجود نہ ہوں، لہٰذا ڈیجیٹل کرنسی خریدنا یا اس کے ذریعے سے دیگر خریداری کرنا بیع باطل اور ناجائز ہے اور اس کے ذریعے سے خرید وفروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہے اس لیے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس قسم کے ناجائز ذریعہ آمدن سے خود بھی اجتناب کرے اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی کوشش کرے۔

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی کا تفصیلی جواب حقائق اور دلائل پر مبنی ہے، ہم من وعن مکمل طور پر اس سے اتفاق اور اس کی تائید کرتے ہیں۔

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : (بطل بيع ماليس بمال) والمال ما يميل اليه الطبع و يجرى فيه البذل والمنع .درر.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : فالأولىٰ ما فى الدرر من قوله : المال موجود يميل اليه الطبع الخ، فانه يخرج بالموجود المنفعة فافهم.(الشامية ٧/٢٣٤،ط:رشيديه)

وقال رحمه الله تعالىٰ ايضاً : وشرط المعقود عليه ستة :كونه موجودا مالا متقوما مملوكا فى نفسه وكون الملك للبائع فيما يبيعه لنفسه وكونه مقدور التسليم.(الشامية ٧/١٣،ط:رشيديه)

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ : امین اللہ

المتخصص بدار الافتاء بجامعة الخلفاء الراشدين ﷺ

مدنى كالونى مارى بورى كراتشى

٢٧/ذی القعدہ ١٤٤٤ھ

الجواب صحیح
محمد لقمان
٢٨/ذوالقعدہ ١٤٤٤ھ

الجواب صحیح
[illegible]
٢٧/ذی القعدہ ١٤٤٤ھ

11,53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DIGITAL تصاویر یا کوئی بھی تصاویر کا محض خریدنا اور بیچنا کیسا ہے؟ موجودہ زمانے میں CRYPTO CURRENCY کا استعمال کیسا ہے؟ اگر وہ کسی غلط کام میں استعمال نہ ہورہی ہو یا اس کا کسی صحیح کام میں استعمال ایک مجبوری ہو؟ مستفتی: خبیب

الجواب حامداومصلیا

شریعت میں ذی روح کی تصویر بغیر ضرورت شدیدہ کے بنانا یا پرنٹ پر نکالنا جائز نہیں ہے احادیث میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں، البتہ ضرورت ہو جیسے آج کل شناختی کارڈ و پاسپورٹ وغیرہ کیلئے بقدر ضرورت بنوانے کی گنجائش ہے، شوقیہ بنوانا یا رکھنا اسی طرح اس کا کاروبار کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

ہماری معلومات کے مطابق کرپٹو کرنسی کی کوئی مادی وجود نہیں ہے اور نہ کسی ملک نے اس کو کرنسی قرار دیا ہے، کرنسی کے ذریعے تو کوئی چیز خریدی جاسکتی ہے اور اس پر قبضہ بھی کیا جاسکتا ہے جبکہ اس کے ذریعے خریداری بھی محض اعداد و شمار کی حد تک ہوتی ہے مبیع وثمن پر کوئی قبضہ نہیں ہوتا صرف کمی زیادتی پر نفع ونقصان کا مدار رکھا جاتا ہے، لہذا جب تک یہ مستقل کرنسی کے حکم کا حامل نہ ہو تو اس کا کاروبار بھی جائز نہیں ہے، لہذا ڈیجیٹل کرنسی یعنی کرپٹو یا بٹ کوئن وغیرہ کرنسی کے کاروبار سے سردست اجتناب کریں۔

ولما فی صحیح البخاری (۲۲۲۵ فی کتاب البیوع ،باب بیع التصویر)

قال سعید بن ابی الحسن :کنت عند ابن عباس اذ جاءہ رجل فقال یا ابن عباس انی رجل انما معیشتی من صنعۃ یدی ،وانی اصنع ھذہ التصاویر ،فقال ابن عباس :لااحدثک الا ماسمعت من رسول اللہ ﷺ سمعتہ یقول :من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا ،فربا الرجل ربوۃ شدیدۃ واصفر وجھہ ،فقال :ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بھذا الشجر ،کل شئ لیس فیہ روح

ولما فی الدر مع الرد(۶/۴۰۳ ،طبع ایچ ایم سعید)

لان القمار من القمر الذی یزداد تارۃ و ینقص اخری وسمی القمار قمارا لان کل واحد من المتقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ ویجوز ان یستفید مال صاحبہ وھو حرام بالنص

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد اکبر چمنی غفرلہ ولوالدیہ

متخصص دارالافتاء والتحقیق مسجد ابوبکر صدیق ڈیفنس فیز ۲ کراچی

فتوی نمبر: ۱۰۶۱۸

الجواب صحیح

مفتی عبدالرحمن عفا اللہ عنہ

۳ جمادی الثانی ۱۴۴۳ھ

استفتاء

اس وقت نیٹ پر کئی ناموں سے ڈیجیٹل کرنسیاں رائج ہیں پوچھنا یہ ہے کہ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے اور ان کے ذریعے کاروبار کرنے کا کیا حکم ہے۔ برائے مہربانی شرعی اعتبار سے رہنمائی فرمائیں۔

الجواب

بسم اللہ حامدا ومصلیا

واضح رہے کے کرپٹو کے تحت بٹ کوائن یا اس جیسی دوسری نیٹ پر رائج ڈیجیٹل کرنسیاں اکثر معتبر علماء کے نزدیک غیر شرعی ہیں۔ حقیقی کرنسی کے اوصاف ان میں معدوم ہیں لہذا ان کے ذریعے کاروبار سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

محقق العصر ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(اشیاء کے تبادلہ میں جو چیز واسطہ بنتی ہے اس کو کرنسی کہا جاتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) خلقی کرنسی جیسے سونا اور چاندی۔

(۲) اصطلاحی کرنسی جیسے تانبے اور پیتل کے سکے۔

فی الوقت پاکستان میں پانچ روپے کا سکہ رائج ہے اس کو عربی میں فلوس کہتے ہیں۔ کاغذ کے نوٹ اس کے متبادل ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں حکومت کرنسی کو ڈھالنے کا اور نوٹ چھاپنے کا کام خود کرتی ہے کسی اور کو اجازت نہیں دیتی اور بنانے والوں کو سزا دیتی ہے۔۔۔۔۔۔ Cryptocurrency ایسی کوئی شے نہیں جس کی مالیت ہو۔ یہ تو بس نمبر ہوتے ہیں جن کو الاٹ کر لیا جاتا ہے۔ پھر لوگارثم سے کچھ حساب کتاب کرتے ہیں۔ نیٹ پر نوٹ کیے ہوئے نمبر کرنسی نہیں بن سکتے۔۔۔۔۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم)

دار الافتاء
الجامعة المدنية الجديدة لاهور
اسلامی جمہوریہ پاکستان
رقم الفتوی ۷۶
التاریخ ۲۸/۴/۲۴

کتبہ محمد زبیر حسن

فاضل جامعہ مدنیہ جدید

دار الافتاء جامعہ مدنیہ جدید

محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

بتاریخ 28 اپریل 2024ء

محمد زبیر
28-4-24

الجواب صحیح
خالد محمود

سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضرات مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسی طور پر تو در کنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔

✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔

✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلۂ مبادلہ استعمال نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے [1]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin، زیڈکیش ZCash، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا[5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہذا اس کا مالِ متقوّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدم جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

ام المدارس دارالعلوم دیوبند[1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید وفروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن[2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر:158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتوی نمبر:144406101332　دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)

ہفتہ، ٦ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳

Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پھر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہو گی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

سوالنامہ برائے "کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیان کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضرات مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہید میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصر امیر اتعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیش خدمت ہے۔

- کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حتی طور پر تو در کنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔
- بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔
- بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔

جاری ہے۔۔۔

- یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے[۱]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!
- ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا۔
- یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں۔
- ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin، زیڈ کیش ZCash، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، جو نسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی TheFuture of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے۔
- کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمت اسمیہ بھی نہیں لہٰذا اس کا مال متقوم ہونا مشکوک ہے۔

جاری ہے---

دار الافتاء

- ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سر فہرست ہے۔
- کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔
- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دار الافتاؤں نے عدم جواز کے درج ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیان کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

ام المدارس دار العلوم دیوبند کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید و فروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال و جائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔" تجارت کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا میں ہے "بٹ کوائن محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط

جاری ہے---

دار الافتاء

بالکل موجود نہیں ہیں، لہٰذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیان کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

المستفتی: مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)

Email: mshrehmani@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ بہت سے معاصر علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کی اس کی موجودہ شکل و صورت میں خرید و فروخت یا اس کے ذریعہ معاملات انجام دینا جائز نہیں ہے، اور اس کا استعمال عام طور پر سٹے بازی میں ہو رہا ہے، لہٰذا کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کا مشورہ نہیں دیا جاسکتا۔ نیز جن ممالک میں کرپٹو کرنسی میں معاملات سر انجام دینا قانونی طور پر ممنوع ہے، ان ممالک میں اس کی خرید و فروخت شرعاً بھی جائز نہیں۔(ماخوذ از تبویب جامعہ دار العلوم کراچی ۵۷/۲۳۸۵)

اور دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی کا موقف بھی انہی اکابر کے قول کے مطابق ہے۔

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

جاری ہے۔۔۔

شرح المجلة (المادة: ١٢٧/١٢٦) مط: حقانية.

المال ما يميل إليه طبع الإنسان ويمكن ادخاره إلي وقت الحاجة منقولا كان أو غير منقول ---المال المتقوم يستعمل في معنيين الأول بمعني ما يباح الانتفاع به والثاني بمعني المال المحرز فالسمك في البحر غير متقوم وإذا اصطيد صار متقوما بالإحراز، يعني أن المال المتقوم مأخوذ في مفهومه كلا المعنيين، فيعرف بأنه المال المحرز الذي يمكن ادخاره مع إباحة الانتفاع به شرعا ،فما يباح بلا تمول لا يكون مالا كحبة حنطة ،وما يتمول بلا إباحة انتفاع لا يكون متقوما كالخمر وإذا عدم الأمران لم يثبت واحد منهما كالدم.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (٥٠١/٤) مط: سعيد.

المراد بالمال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم، والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعا، فما يباح بلا تمول لا يكون مالا كحبة حنطة وما يتمول بلا إباحة انتفاع لا يكون متقوما كالخمر، وإذا عدم الأمران لم يثبت واحد منهما كالدم بحر ملخصا عن الكشف الكبير والمتقوم ما يمكن ادخاره مع الإباحة، فالخمر مال لا متقوم، فلذا فسد البيع بجعلها ثمنا، وإنما لم ينعقد أصلا بجعلها مبيعا؛ لأن الثمن غير مقصود بل وسيلة إلى المقصود، إذ الانتفاع بالأعيان لا بالأثمان، ولهذا اشترط وجود المبيع دون الثمن، فبهذا الاعتبار صار الثمن من جملة الشروط بمنزلة آلات الصناع.

الموسوعة الفقهية الكويتية (١٧٦/٤١) مط: دار السلاسل.

النقود الورقية: وقد غلب استعمالها في العصر الحديث، حتى حلت مكان النقود الذهبية والفضية، وأخذت وظيفتها في التعامل في عامة بلدان العالم، وقد أشار إلى إمكان اتخاذ النقود من الورق الإمام مالك، من باب افتراض وقوع ما لم يقع وبيان حكمه، فقال: لو أن الناس أجازوا بينهم الجلود حتى تكون لها سكة وعين لكرهتها أن تباع بالذهب والورق نظرة، وقال في موضع: لو جرت الجلود بين الناس مجرى العين المسكوك لكرهنا بيعها بذهب أو ورق نظرة .وقد عرف التعامل بالأوراق النقدية قديما، فقد حكى المقريزي أنه لما رحل إلى بغداد أخرج له أحد التجار ورقة فيها خطوط بقلم الخطا - أي بالخط المغولي - وذكر أن هذه الأوراق مأخوذة من ورق التوت، فيها لين ونعومة، وأن هذه الورقة إذا احتاج الإنسان في (خان بالق) من بلاد الصين لخمسة دراهم دفعها فيها، وأن ملكها يختم لهم هذه الأوراق وينتفع بها يأخذ بدلا عنها.

الموسوعة الفقهية الكويتية (٣٠/١٥) مط: دار السلاسل.

أما الفلوس والدراهم التي غالبها الغش فإن كانت رائجة فلا تتعين بالتعيين، لكونها أثمانا بالاصطلاح، فما دام ذلك الاصطلاح موجودا لا تبطل الثمنية، لقيام المقتضي. وإن كانت غير رائجة فتتعين بالتعيين؛ لزوال المقتضي للثمنية وهو الاصطلاح، وهذا لأنها في الأصل سلعة، وإنما صارت أثمانا بالاصطلاح، فإذا تركوا المعاملة بها رجعت إلى أصلها.

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (١٨٥/٥) مط: دار الكتاب العربي.

قوله: إن الفلوس أثمان فلا يجوز بيعها بجنسها متفاضلا كالدراهم، والدنانير، ودلالة الوصف عبارة عما تقدر به مالية الأعيان، ومالية الأعيان كما تقدر بالدراهم، والدنانير تقدر بالفلوس فكانت أثمانا؛ ولهذا كانت أثمانا عند مقابلتها بخلاف جنسها، وعند مقابلتها

دار الإفتاء

بجنسها حالة المساواة، وإن كانت ثمنا فالثمن لا يتعين، وإن عين كالدراهم، والدنانير فالتحق التعين فيهما بالعدم فكان بيع الفلس بالفلسين بغير أعيانهما، وذا لا يجوز؛ ولأنها إذا كانت أثمانا فالواحد يقابل الواحد فبقي الآخر فضل مال لا يقابله عوض في عقد المعاوضة، وهذا تفسير الربا.... (وأما) الفلوس: فإن كانت كاسدة فلا تجوز الشركة، ولا المضاربة بها؛ لأنها عروض وإن كانت نافقة: فكذلك في الرواية المشهورة عن أبي حنيفة، وأبي يوسف وعند محمد تجوز والكلام فيها مبني على أصل وهو أن الفلوس الرائجة ليست أثمانا على كل حال عند أبي حنيفة، وأبي يوسف؛ لأنها تتعين بالتعيين في الجملة، وتصير مبيعا بإصلاح العاقدين حتى جاز بيع الفلس بالفلسين بأعيانها عندهما، فأما إذا لم تكن أثمانا مطلقة؛ لاحتمالها التعيين بالتعيين في الجملة في عقود المعاوضات، لم تصلح رأس مال الشركة كسائر العروض وعند محمد الثمنية لازمة للفلوس النافقة، فكانت من الأثمان المطلقة، ولهذا أبى جواز بيع الواحد منها باثنين، فتصلح رأس مال الشركة كسائر الأثمان المطلقة من الدراهم، والدنانير.

واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد واسل سعید عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۵/ذی قعدہ/۱۴۴۵ھ

۱۴/مئی/۲۰۲۴ء

الجواب صحیح

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۵/ذی قعدہ/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۵-۱۱-۱۴۴۵ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۰۰/۲۵۸

مورخہ ۵/۱۱/۱۴۴۵ھ

Date: / /20 Day:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ کرپٹو کرنسی جو ڈیجیٹل کرنسی ہے کیا ملکی کرنسی کی طرح کرپٹو کرنسی کے ساتھ لین دین کرنا اور اس سے نفع کمانا جائز ہے یا نہیں؟

سائل

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

فیڈرل بی ایریا کراچی

تاریخ ۲۵-۱۰-۲۰۲۲ء

حوالہ نمبر ۲۱/۳۰

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ کسی بھی قدری چیز کے کرنسی بننے کے لیے ضروری ہے کہ مقامی حکومت اس کو کرنسی تسلیم کرکے عام معاملات اور لین دین میں اس کو زر مبادلہ کا درجہ دے دے اور لوگ رغبت و میلان کے ساتھ اس کو قبول کرلیں اور اس کو رواج عام مل جائے۔ اور کرپٹو کرنسی میں حقیقی کرنسی کے یہ مذکورہ اوصاف نہیں پائے جاتے یہ ایک فرضی کرنسی ہے جس کا خارج میں کوئی وجود نہیں اس لیے اس کے ساتھ معاملات طے کرنا اور لین دین کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی انعام الحق صاحب قاسمی دامت برکاتھم اپنی کتاب "تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" میں تحریر فرماتے ہیں!

آج کل عالمی مارکیٹ میں ایک کوئن رائج ہے جسے بٹ کوئن یا ڈیجیٹل کرنسی کہتے ہیں یہ ایک محض فرضی کرنسی ہے اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف

اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانہ میں کوئن یا ڈیجیٹل کرنسی کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے وہ محض دھوکہ ہے اس میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ مادی چیز نہیں ہوتی اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوئے کی ایک شکل ہے اس لیے بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔

(تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص ۹۲ ج ۲)

اسی طرح دار الافتاء دار العلوم دیوبند سے کرپٹو کرنسی کے متعلق درج ذیل فتوی جاری ہوا ہے جس کو دار العلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) ایک فرضی کرنسی ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے اور فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں یہ کرنسی از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ثمن عرفی۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں، بلکہ درحقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوئے کی شکل ہے اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید و فروخت

کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال
و جائز نہیں ہے مسلمانوں کو اس میں حصہ داری
نہیں کرنی چاہیے۔ (فتوی نمبر 692-617:1439)

لقوله تعالى يايها الذين امنوا لا تاكلوا اموالكم بينكم
بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منكم الآية
(سورة النساء/ ٢٩)

وفي التفسير المنير ينهى الله تعالى كل واحد من
المؤمنين عن اكل مال غيره بالباطل وعن اكل
مال نفسه بالباطل لان قوله تعالى اموالكم يقع
على مال نفسه ومال غيره فكل الاموال هي
للامة واكل مال نفسه بالباطل انفاقه في
المعاصي واكل مال غيره بالباطل اي بانواع
المكاسب غير المشروعة كالربا والقمار والغصب
والبخس فالباطل ما يخالف الشرع وقال ابن
عباس والحسن البصري هو ان يأكل بغير عوض
فالباطل ما يؤخذ بغير عوض ويشمل الاكل
بالباطل كل ما يؤخذ عوضا عن العقود الفاسدة
او الباطلة۔ (تفسير منير ص ٣٢ ج ٣ ط امير حمزه كتب خانه كوئٹه)

وفي رد المحتار لان القمار من القمر الذي يزداد
تارة وينقص اخرى وسمي القمار قمارا لان كل
واحد من المقامرين ممن يجوز ان يذهب ماله
الى صاحبه ويجوز ان يستفيد مال صاحبه و
هو حرام بالنص۔ (رد المحتار ص ٦٦٥ ج ٩ ط رشيديه كوئٹه)

Date: __/__/20
Day: ____

وفیہ ایضا المراد بالمال ما یمیل الیہ الطبع ویمکن ادخارہ لوقت الحاجۃ والمالیۃ تثبت بتمول الناس کافۃ او بعضھم والتقوم یثبت بھا وباباحۃ الانتفاع بہ شرعا۔ (رد المحتار ص ج ۷)

وفی الدر المختار وشرعا (مبادلۃ شیئ مرغوب فیہ بمثلہ) خرج غیر المرغوب کتراب ومیتۃ ودم (علی وجہ) مفید (مخصوص) ای بایجاب او تعاطی۔ (الدر المختار ص ۹ ج ۷)

فقط واللہ اعلم بالصواب۔

واجد حسین عفی عنہ۔

۱۶ شوال ۱۴۴۵

مفتی
جامعہ نصرۃ العلوم
گوجرانوالہ۔ پاکستان

جامعہ نصرۃ العلوم
دار الافتاء
8تا12ظہر تا عصر
055 4445215
گوجرانوالہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

کرپٹو کرنسی سے متعلق ہمارے دارالافتاء کے مفتیانِ کرام کی رائے یہ ہے کہ اس کی خرید وفروخت یا اس کے ذریعے معاملات انجام دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کرپٹو کے عنوان سے یا کسی اور عنوان سے شائع ڈیجیٹل کرنسی کا کوئی خارجی ومادی وجود نہیں ہے، بلکہ یہ اسکرین پر نظر آنے والی محض ایک فرضی کرنسی ہے جو کمپیوٹر پروگرامز کے ذریعے سکرین پر خاص شکل کے اعداد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور اسی نیٹ ورک پر رہتے ہوئے ایک شخص کے اکاؤنٹ سے دوسرے شخص کے اکاؤنٹ میں منتقل ہوتی رہتی ہے کہ ٹرانزیکشن کے لیجر میں اس کا اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوئن کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ،اس لئے اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف وشرائط موجود نہیں ہیں، نیز اس کا استعمال عام طور پر سٹہ بازی میں ہو رہا ہے اور یہ درحقیقت فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، جیسا کہ سائل نے اس کی تفصیلات سوالنامہ میں بھی تفصیلاً ذکر کی ہے۔

لہٰذا موجودہ حالات میں اس کو کرنسی شمار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے اس کی خرید وفروخت کرنا اور اس کے ذریعے سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے اور جن ممالک میں کرپٹو کرنسی میں معاملات انجام دینا قانوناً ممنوع ہے ان ممالک میں اسکی خرید وفروخت کرنا قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے بھی شرعاً ناجائز ہے۔

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 505)

وشرط المعقود عليه ستة: كونه موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه

الدرالمنقتی بهامش مجمع الانهر: 4/3

والمراد بالمال عين يجرى فيه التنافس والابتذال------------------------------واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طیب غفر لہ

دار الافتاء معہد الخلیل الاسلامی

۲۴/ذوالحجۃ/1445ھ

30/جون/2024ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

ناظم دار الافتاء معہد الخلیل الاسلامی

بہادرآباد۔کراچی

دارالافتاء

٢٨٥٦١

9-7-24

سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

■ کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق وتحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

- ✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسّی طور پر تو در کنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- ✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

بلکہ استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin ، زیڈ کیش ZCash ، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہٰذا اس کا مالِ مُتقوّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

■ کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدم جواز کے درج ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

أم المدارس دارالعلوم دیوبند [1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید وفروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن [2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

■ کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر:158329
https://darulifta-deoba

[2] فتوی نمبر:144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیان کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)

ہفتہ، ۶ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳

Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہوگی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

DARULIFTA
JAMIA SIDDIQIA KARACHI
(University of Islamic Study)
Al Siddique Social Village
Near Sector Q Gulshan e
Maymar Karachi.

دار الافتاء
جامعہ صدیقیہ کراچی
الصدیق سوشل ویلج نزد سیکٹر Q گلشن معمار کراچی

فتوی نمبر: ۱۸۸۳۳/۱۲
تاریخ: ۶/۱/۱۴۴۶ھ

نام مستفتی: مبشر حسین رحمانی
رابطہ نمبر:
موضوع: کرپٹو کرنسی کا حکم

الجواب حامدا و مصلیا

واضح رہے کہ کرپٹو کرنسی ایسی کرنسی نہیں جس کا خارج میں کوئی حسی وجود ہو بلکہ یہ ایک غیر حقیقی اور فرضی کرنسی ہے، چونکہ اس کرنسی پر نہ تو مال کی تعریف صادق آتی ہے اور نہ ہی اس میں ثمن بننے کی شرائط پائی جاتی ہیں بلکہ در حقیقت یہ سود اور جوے پر مشتمل ایک من گھڑت اور ناجائز کاروبار ہے جس میں سادہ لوح مسلمانوں کے اموال اور اذہان کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔

لہذا کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کرنا شرعا ناجائز ہے۔

باقی عوام الناس کو چاہئے کہ کوئی بھی کاروبار شروع کرنے سے پہلے مستند علماء اور مفتیان کرام سے شرعی راہنمائی ضرور حاصل کر لیا کریں۔

نیز علماء کرام کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ عوام کو ناجائز اور حرام کاروباروں سے باخبر رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر حلال ذرائع آمدن کی راہنمائی اور ترغیب بھی دیا کریں۔ فقط

واللہ أعلم بالصواب

کتبہ: عبدالرحیم

دارالافتاء جامعہ صدیقیہ کراچی

تاریخ: 1446/6/1

الجواب صحیح

سوالنامہ

کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی اور میٹاورس کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی اور میٹاورس سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضرات مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں، پھر ایک بات تمہیداً عرض کروں گا اور آخر میں ضمیمہ نمبر ۱ میں کرپٹو کرنسی اور پھر این ایف ٹی اور میٹاورس سے متعلق تفصیلات ضمیمہ نمبر ۲ میں شامل ہوں گی۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری نگرانی میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی اور میٹاورس سے متعلق جو حقائق و معلومات میں آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں وہ بحیثیتِ کمپیوٹر سائنسدان و محقق نہایت ذمہ داری کی ساتھ پیش کر رہا ہوں اور یہ معلومات ٹھوس سائنسی حوالہ جات پر مبنی ہیں اور دنیا کے بہترین سائنسی جرائد میں شائع ہوئی ہیں۔ نیز جن جن سائنسی جرائد کو بطور حوالہ شامل کیا جارہا ہے وہ دنیا کے بہترین سائنسدانوں اور معاشی ماہرین کی سائنسی تحقیق کا نچوڑ ہیں۔ یہ بات عرض کرنے کہ وجہ یہ ہے کہ جس طرح سے علمائے کرام کے یہاں علمائے حق اور علمائے سو ہر زمانے میں موجود ہوتے ہیں، جس طرح میڈیسن کے شعبے میں اچھے اور برے ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں، بعینہٖ اسی طرح سائنس کے شعبے میں بھی اچھائی اور برائی موجود ہے۔ یعنی مفتیانِ کرام کے پاس جب کوئی سائل سائنسی شعبے سے متعلق کوئی مسئلہ پوچھے تو حضرات مفتیانِ کرام اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ سائنسی دنیا میں معیاری اور غیر معیاری، دونوں طرح کے سائنسی جرائد موجود ہیں اور غیر معیاری سائنسی جرائد کی عالمی سائنسی دنیا میں کوئی وقعت نہیں۔ مثلاً عالمی سطح پر کچھ سائنسی جرائد ایسے ہیں کہ محض ۲۰۰ امریکی ڈالر لے کر غیر معیاری مقالے بھی چھاپ دیتے ہیں۔ پاکستان کے تناظر میں کچھ پاکستان میں چھپنے والے سائنسی جرائد محض ایک فون کال پر، اثر و رسوخ پر یا کچھ پیسوں کے عوض غیر معیاری سائنسی مقالے

2/1

چھاپ دیتے ہیں۔ نیز اس طرح کے سائنسی جرائد کی پوری ایک کھیپ دنیا میں موجود ہے جو کہ پیسے لے کر غیر معیاری سائنسی جرائد عالمی سطح پر چھاپ دیتی ہے۔ اسی وجہ سے صرف اچھے معیار والے سائنسی جرائد اور اُن میں چھپنے والی ٹھوس سائنسی تحقیق و شواہد پر ہی انحصار کرنا چاہیئے۔

یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ اعلیٰ معیار کے سائنسی جرائد کی نشاندہی جے سی آر Clarivate JCR کی مدد سے کی جاسکتی ہے جو کہ ہر سال دنیا کے بہترین سائنسی جرائد کی درجہ بندی شائع کرتی ہے۔ نیز غیر معیاری سائنسی مواد اور سوشل میڈیا پر موجود مواد کو حتی الامکان فتویٰ کی اساس نہ بنایا جائے۔ دیکھیے اگر ہم سائنسی اور تحقیقی مواد کی بنیاد اخباری کالموں، فیس بک یا دیگر سوشل میڈیا پر دیکھیں گے تو ہماری سائنسی اور تحقیقی بنیاد درست نہ ہوگی اور نتیجتاً اس بنیاد پر فتویٰ کی سائنسی بنیاد بھی مضبوط نہ ہوگی۔ اسی طرح محض کسی عالمی جریدے میں پیسے دے کر مقالہ چھاپ دینا اور انگریز نام ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ جو مقالہ لکھا گیا، جہاں پر چھپا، اور جس نے لکھا وہ سب سائنسی طور پر درست ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے اس بات کی نشاندہی کرنی ہوتی ہے کہ لکھنے والے کا سائنسی دنیا میں کیا مقام ہے، جس جگہ سائنسی مقالہ چھاپا گیا یعنی سائنسی جریدہ وہ کس عالمی معیار کا ہے اور پھر سب سے اہم بات کہ جو مقالہ کے اندر سائنسی تحقیق چھاپی گئی ہے وہ کس معیار کی ہے۔

میں ضمیمہ میں کرپٹو کرنسی سے متعلق آپ حضرات مفتیانِ کرام کے سامنے عالمی معیار کی ٹھوس سائنسی تحقیق پیش کروں گا۔ اس کے برعکس کچھ لوگ چند غیر معروف و غیر مستند لوگوں کی باتیں اور چند پی ایچ ڈی صاحبان کا حوالہ مفتیانِ کرام کو دے دیتے ہیں اور محترم مفتیانِ کرام یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سائنسی اختلاف ہے۔ لہٰذا میری گزارش یہ ہوگی کہ ایسے لوگوں سے مفتیانِ کرام سائنسی دلائل اور حوالہ جات طلب کریں۔ میں مثال کے ذریعے سے اپنی بات کی مزید وضاحت کرتا ہوں۔ پاکستان میں ایک صاحب علم نے کرپٹو کرنسی سے متعلق ایک کتاب لکھی ہے اور انہوں نے جس انگریز پروفیسر کے مقالے کو اپنی تحقیق کی بنیاد بنایا ہے ان انگریز پروفیسر کا بھی عالمی سائنسی دنیا میں کوئی قابل مقام نہیں ہے۔ نیز ان انگریز پروفیسر کا مقالہ انتہائی غیر معیاری سائنسی جریدے میں چھپا ہے اور سائنسی دنیا میں اس کی کوئی وقعت نہیں لہٰذا اُن کے سب دلائل غیر معتبر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے ایک صاحب علم صاحب نے ایک پاکستانی جریدے میں اپنا ایک انگریزی مضمون چھپوایا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ پاکستان سائنسی جرائد کا عالمی سطح پر سائنس میں کوئی مقام نہیں۔ مزید برآں یہ کہ اس طرح کے جرائد غیر معیاری تحقیق محض ایک فون کال پر یا پیسے لے کر چھاپتے ہیں۔ لہٰذا تحقیق اعلیٰ معیار کی ہوتی نہیں اور پھر یہ ظاہر کر دیا جاتا ہے کہ یہ سائنسی اختلاف ہے۔

اسی طریقے سے جب ہم کرپٹو کرنسی کی ماہیت اور کام کے طریقہ کار سے متعلق سائنسی دلائل و شواہد پیش کرتے ہیں اور عالمی معاشی ماہرین کی ٹھوس اور معتبر تحقیقات پیش کرتے ہیں تو ان کے جوابات کے بجائے پروپیگنڈہ کے زیرِ اثر لوگ دوسری باتوں میں مفتیانِ کرام اور عوام کو الجھا دیتے ہیں۔ مثلاً دنیا کے سائنسدان اس بات پر متفق ہیں کہ کرپٹو کرنسی کھاتے (لیجر) میں فرضی نمبروں کا اندراج ہے اور میں ضمیمہ میں میں نہ صرف یہ کہ اس موضوع کے ماہر ہونے کے ناطے یہ کنفرم کر رہا ہوں بلکہ مضبوط سائنسی حوالہ جات کے ذریعے سے تائید بھی پیش کر رہا ہوں لہٰذا اگر کسی کو اس بات کا رد کرنا ہے تو مضبوط سائنسی تحقیق و حوالہ جات کے ساتھ اس بات کا رد کیا جائے۔ یعنی سائنسی طور پر یہ ثابت کیا جائے کہ "کرپٹو کرنسی کھاتے (لیجر) میں فرضی نمبروں کا اندراج نہیں!"۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کہ ہماری اس سائنسی بات کے رد میں یہ دلائل دیئے جاتے ہیں کہ "کرپٹو کرنسی ہی مستقبل ہے"، اور "یہ سودی نظام کے خلاف ایک متبادل نظام ہے" وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ محترم مفتیانِ کرام کرپٹو کرنسی کے حوالے سے ان تمام باتوں کو پیشِ نظر رکھیں۔

کیا فرماتے ہیں حضرات مفتیان کرام اس بارے میں:

کرپٹو کرنسی کے متعلق سوالات

- **سوال نمبر ۱:** کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟
- **سوال نمبر ۲:** کیا کرپٹو کرنسی کو بطور سرمایہ کاری استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس میں سرمایہ کاری سے نفع کمانا جائز ہے؟
- **سوال نمبر ۳:** کرپٹو کرنسی مال، زر، کرنسی یا اثاثہ کے حکم میں آئے گی؟ نیز بطور اثاثہ اس کی خرید و فروخت و نفع کمانا جائز ہے؟
- **سوال نمبر ۴:** کرپٹو کرنسی کی اسپاٹ ٹریڈنگ کا کیا حکم ہے؟
- **سوال نمبر ۵:** کیا کرپٹو کرنسی مائننگ کے ذریعے پیسے کمانا جائز ہیں؟ اور کرپٹو کرنسی مائننگ مشینوں میں سرمایہ کاری جائز ہے؟
- **سوال نمبر ۶:** کچھ ممالک میں کرپٹو کرنسی کو بطور اثاثہ تسلیم کیا گیا ہے اور کچھ کا یہ لیگل ٹینڈر ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟
- **سوال نمبر ۷:** اگر حکومت پاکستان کرپٹو کرنسی پر قانون سازی کرلے یعنی اسے بطور کرنسی یا اثاثہ قبول کرلے اور اس کی خرید و فروخت کی اجازت دے تو پھر اس کا شرعی حکم کیا ہوگا؟
- **سوال نمبر ۸:** جن ممالک کے اندر کرپٹو کرنسی ممنوع نہیں، پاکستان میں رہ کر مختلف ایپلیکیشنز کی مدد سے اُن ممالک میں کیا کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؟ مثلاً زید پاکستان میں رہتا ہے اور اپنے پیسے بکر کو امریکہ یا کسی دوسرے ملک میں بھیجتا ہے یا پھر اس کا ایک بینک اکاؤنٹ امریکہ میں ہے اور وہ وہاں سے کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری کر کے پیسے کماتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟
- **سوال نمبر ۹:** اگر کسی چیز (مبیع) میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہو تو کیا شریعت میں اس سے منع کیا گیا ہے؟ یعنی عالمی معاشی ماہرین، یورپین ریگولیٹری ادارے و سائنسدان کرپٹو کرنسی کے بہت زیادہ اتار چڑھاؤ کی وجہ سے انتہائی رسکی اور اسپیکولیشن (سٹے بازی، قیاس آرائی) قرار دیتے ہیں اور صارفین کو اس کے لین دین کے منع کرتے ہیں، جب کہ دوسری طرف کچھ حضرات دلائل دیتے ہیں کہ اتار چڑھاؤ تو دیگر چیزوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً پلاٹ کی قیمتوں میں، لہذا اس صورت میں کیا شریعت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ والی چیزوں کی خرید و فروخت کو منع کیا گیا ہے؟
- **سوال نمبر ۱۰:** سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی کا کیا حکم ہوگا؟ یعنی اگر حکومتِ پاکستان (اسٹیٹ بینک آف پاکستان) پاکستانی روپیہ کی ڈیجیٹل شکل جاری کر دے اور اُس کو اسی طرح کنٹرول کرے اور وہی تمام صفات اس میں شامل ہوں جو کہ پاکستان روپے میں ہیں، بس کاغذی کرنسی کے ساتھ ساتھ کاغذی کرنسی کو ڈیجیٹل متبادل بھی لے آئے، اس کا شرعی حکم کیا ہوگا؟
- **سوال نمبر ۱۱:** اسٹیبل کوائن Stable Coin کا شرعی حکم کیا ہوگا؟
- **سوال نمبر ۱۲:** آئی سی او یعنی Initial Coin Offerings (ICOs) کے ذریعے عوام سے سرمایہ اکٹھے کرنے کا کیا حکم ہے؟
- **سوال نمبر ۱۳:** اس وقت دنیا میں کاغذی کرنسی کے تناظر میں ڈیجیٹلائزیشن بہت بڑھ گئی ہے یعنی کاغذی کرنسی کا ڈیجیٹل استعمال بہت زیادہ ہو رہا ہے مثلاً آن لائن پیمنٹ یا اے ٹی ایم یا ڈیبٹ کارڈ وغیرہ کی صورت میں۔ اور مختلف سینٹرل بینک اور حکومتوں کی جانب سے انہی کاغذی کرنسیوں کے ڈیجیٹل شکل پر بھی کام شروع ہو چکا ہے جیسے ڈیجیٹل یورو، ڈیجیٹل ین، ڈیجیٹل ڈالر وغیرہ اور مستقبل عنقریب میں کئی ممالک مکمل ڈیجیٹل کرنسی کی طرف چلے جائیں گے۔ مگر یہ ساری ڈیجیٹل کرنسیاں حکومت (سینٹرل بینک) کی جانب

سے ہی کنٹرول کی جائیں گے۔ اب کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں یہ ڈیجیٹل کرنسی اور کرپٹو کرنسی، دونوں ہی محض فرضی نمبر ہوں گے اور ان میں صرف بنیادی فرق حکومت کا کنٹرول ہوگا۔ لہٰذا وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ شریعت میں کرنسی کی حکومت کی طرف سے کنٹرول ہونے کی کوئی قید نہیں ہے اور اگر عرف میں اس کا لوگ مال سمجھیں تو اس کا استعمال جائز ہے۔ لہٰذا وہ کرپٹو کرنسی میں بس ایک بنیادی فرق ہی سمجھتے ہیں کہ حکومت کا کنٹرول۔ اُن کی اس دلیل پر علمائے کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

- **سوال نمبر ۱۴:** کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی اثاثہ ہے لہٰذا اس کا حسّی ہونا ضروری نہیں۔ نیز چونکہ کرپٹو کرنسی Intangible ہے لہٰذا اس کی منتقلی کی شکل مختلف ہوگی اور اس پر بیع قبل القبض لاگو نہیں ہوگی۔ مفتیانِ کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟
- **سوال نمبر ۱۵:** بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس طریقے سے ہم سافٹ ویئر کی خرید و فروخت کرسکتے ہیں، ویب سائٹ خرید و فروخت کرسکتے ہیں، اسی پر قیاس ہم کرپٹو کرنسی کو بھی کرسکتے ہیں یعنی سافٹ ویئر بھی ڈیجیٹل ہے اور کرپٹو کرنسی بھی ڈیجیٹل ہے لہٰذا اسی پر قیاس کرکے ہم کرپٹو کرنسی کی بھی خرید و فروخت کرسکتے ہیں۔ اس بارے میں مفتیانِ کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

این ایف ٹی اور میٹاورس سے متعلق سوالات

- **سوال نمبر ۱:** این ایف ٹی کا شرعی حکم کیا ہوگا؟ کیا ہم اپنے ڈیجیٹل اثاثوں کو محفوظ بنانے کی نیت سے این ایف ٹی بنا سکتے ہیں؟ اور پھر این ایف ٹی بنا کر اس کی خرید و فروخت سے نفع کما سکتے ہیں؟
- **سوال نمبر ۲:** میٹاورس کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیا اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے؟ مثلاً کوئی استاد ہے اور وہ آن لائن میٹنگ کرتا ہے اور اس کیلئے وہ زوم یا مائیکروسافٹ ٹیم استعمال کرتا تھا مگر اب وہ میٹاورس کا استعمال کرتا ہے تاکہ میٹنگ کرنے والوں سے تعامل مزید بڑھ جائے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ نیز کوئی دکاندار پہلے ویب سائٹ کی مدد سے کاروبار کرتا تھا، اب اس نے میٹاورس پر اپنی دکان بنائی ہے اور خرید و فروخت کر رہا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟
- **سوال نمبر ۳:** آن لائن گیم کے اندر مختلف آئٹمز یعنی اشیاء کی خریداری کا کیا حکم ہے؟
- **سوال نمبر ۴:** کیا میٹاورس کیلئے ہم اپنی تصویر کا ہم شکل اوتار بنا سکتے ہیں؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ

ہفتہ، ۶ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳

Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہوگی، جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب حامداو مصلیاً

تمہید:

صورت مسئولہ کا شرعی حکم جاننے سے پہلے چند تمہیدی باتوں کا جاننا ضروری ہے:

(۱)۔ - - " زر"اور"مال" کے درمیان فرق

یہاں دو چیزیں ہیں:

(۱)"زر":اس کو عربی زبان میں "نقدین" کہتے ہیں فارسی اور اردو میں اس کو" زر" کہتے ہیں۔ ہر حال میں اس کی ذاتی حیثیت (ثمنیت) برقرار رہتی ہے۔اور ہر حال میں مقبول عام ہوتا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر مقبول عدنان لکھتے ہیں:

النقد عبارة عن كل شيئ يلقى قبولا عاما كوسيط للبتادل و مقياس للقيمة مهما كان ذلك الشيئ وعلى اى حال يكون۔

(السياسة النقدية،بحوالہ زر کا تحقیقی مطالعہ ص:۲۷ ادارۃ المعارف)

اس سے معلوم ہوا کہ زر وہ ہے جو مقبول عام ہو مبادلہ اور تبادلہ کا واسطہ اور ذریعہ ہو، قیمتوں کا قدر اور پیمانہ ہو، خواہ جس حال میں ہو۔

(۲) - - - زر کے اقسام

زر کی اہم دو قسمیں ہیں:

ثمنِ خلقی۔ ثمنِ عرفی۔

(الف: ثمنِ خلقی وہ ہے جو کہ بذات فطری اور خلقی طور پر ثمن ہو اس کے ثمن ہونے میں تعامل، عرف، بازار اور اہلِ اقتصاد کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔ جیسے سونا، چاندی۔

(ب: ثمنِ عرفی وہ ہے کہ ذات اور خلقت کے اعتبار سے تو ثمن نہیں بلکہ اس کی ثمنیت میں عرف، تعامل اور اہلَ اقتصاد کو بڑا عمل دخل ہوا گر اہل عرف اس کے ثمنیت کسی بھی وجہ سے چھوڑ دے تو اس کی بازاری اور ثمنی حیثیت بھی ختم ہو جائے گی۔ جیسے کہ آج کل کی کاغذی کرنسی، سکے اور نوٹ وغیرہ۔

(حجۃ اللہ البالغۃ ص:۵۳ رحمانیہ لاهور)

(۳)۔ - - مال کی تعریف

"مال" کی تعریف ہے:

المراد بالمال مايميل اليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة او بعضهم، والتقوم يثبت بها وباباحة الانتفاع به شرعا۔

(الدر المختار وحاشية ابن عابدين رد المختار، ۵۰۱/۴ سعید کراچی)

اور شیخ مصطفی احمد الزرقا نے 'المدخل الفقھی العام' میں مال کی جامع تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

المال: ھو کل عین ذات قیمة مادیة بین الناس۔

(المدخل الفقھی العام ج:۳ص:۱۱۸)

مذکورہ بالا تعریفات سے معلوم ہوا کہ "زر" خاص اور "مال" عام ہے یعنی زر، مال کی ایک خاص قسم ہے۔لہذا کسی چیز کے زر بننے کے لیے مال ہونا ضروری ہے پس جو چیز مال نہ ہو وہ قطعا زر نہیں بن سکتی۔

(۴) ۔۔۔"زر" اور کرنسی" میں فرق:

(۱)**"زر"** کے بارے میں ماقبل میں معلوم ہوا کہ زر قدر کا پیمانہ، تبادلہ کا واسطہ اور ہر حال میں مقبول عام کی حیثیت رکھتا ہے، البتہ یہ ضروری نہیں کہ قانونی طور پر وہ مسلم ہو اور یا آلہ تبادلہ ہو۔

(۲) کرنسی وہ ہے کہ جس کو خاص ملک کے حکومتی ادارے اسے قانونی طور پر آلہ تبادلہ قرار دے۔ جیسے روپیہ۔ اگر کوئی ادائیگی کرے تو قانون اسے لینے پر مجبور کرے گا۔

(۵) ۔۔۔سکہ اور کرنسی بنانے کا حق کس کو حاصل ہے؟

بین الاقوامی طور پر قانون کی رو سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ سکہ بنانے کا حق صرف اور صرف حکومتِ وقت کو حاصل ہے اس کے علاوہ عوام کو سکہ بنانے کا کوئی حق حاصل نہیں بلکہ قانونی طور یہ ایک بہت بڑا جرم بھی ہے یہاں تک کی خلاف ورزی کرنے والے کو بڑی تعزیر کا سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔

کیا قانون کے علاوہ شرعی طور پر سکہ بنانے کا حق حکومتِ وقت کے علاوہ کسی فرد اور شخص کو حاصل ہے ؟اس بارے میں شریعت کا بھی حکم یہی ہے کہ سکہ بنانے کا حق حکومتِ وقت ہی کو حاصل ہے اس کے علاوہ اگر کسی فرد اور شخص کو سکہ بنانے کو حق دیا جائے تو علمائے کرام کی تصریحات کے مطابق اس سے ملک میں افراتفری اور اور انتشار پھیلے گا بلکہ یہ حکومت کی رٹ کو چیلنج کرنے کی طرف مفضی ہو گا۔

ڈاکٹر عدنان ترکمانی لکھتے ہیں:

وکرہ ذلک الامام مالک :وقال :انہ من الفساد ولو کان الضرب علی الوفا کما روی عن سعید بن المسیب ان من یضرب النوقد من رجال الدولی وا لسلطة الحاکم یعبر من الفساد فی الارض۔

(السیاسة النقدیة،بحوالہ زر کا تحقیقی مطالعہ ص:۶۲ ط ادارۃ المعارف)

ترجمہ : اور امام مالک نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔فرمایا : کہ یہ فساد ہے اگرچہ یہ سکہ بنانا حکومت کے سکے کے موافق ہو۔اور حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حکومت وقت کے علاوہ اگر کسی نے سکہ بنایا تو یہ زمین میں فساد ہوگا۔

امام مالک کی رائے کی طرح احناف کی بھی رائے ہے لہذا سکہ بنانے کا حق جمہور فقہائے کرام کے نزدیک حکومتِ وقت ہی کو حاصل ہے اس کے علاوہ کسی فرد اور جماعت کے کو اجازت نہیں۔

[حصہ اول]

اب صورت مسئولہ کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر (۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۱۴)

بٹ کوائن کی فقہی تکییف:

فقہائے کرام کے "مال" کے ذکر کردہ تعریفات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ فقہاء متاخرین میں سے علامہ شامیؒ نے مال کی تعریف یوں کی ہے:

المراد بالمال مايميل اليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة او بعضهم، والتقوم يثبت بها وباباحة الانتفاع به شرعا۔

(الدر المختار وحاشية ابن عابدين رد المختار، ۵۰۱/۴)

اور شیخ مصطفی احمد الزرقا نے 'المدخل الفقهي العام' میں مال کی جامع تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

المال: هو كل عين ذات قيمة مادية بين الناس۔

(المدخل الفقهي العام ج:۳ ص:۱۱۸ ط دار الحديث قاهره)

مال کی مذکورہ تعریف ڈیجیٹل کرنسی اور بالخصوص بٹ کوئن پر مکمل منطبق نہیں ہوتی ہے، چنانچہ "مال" کی تعریف میں تین بنیادی امور کا ذکر ہوا ہے:

(۱) ایک یہ کہ مال اس کو کہا جاتا ہے جس کی طرف طبیعت سلیمہ مائل ہو۔ جس کو بعض فقہاء کرام نے "شئ مرغوب" سے تعبیر کیا ہے۔

(۲) دوسرا یہ کہ اس "شئ مرغوب" کو بوقت حاجت محفوظ کرنا ممکن ہو۔

(۳) تیسرا یہ کہ اس "شئ مرغوب" کے لین دین کا عرف عام قائم ہو جائے اور لوگ لین دین اور کاروباری ضروریات کی تکمیل کے لئے اس کی طرف رجوع کرے۔

چنانچہ بٹ کوئن میں بھی مذکورہ تین اوصاف نہیں پائے جاتے ہیں، جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ مختلف کرنسیوں کے ریٹ بتانے والے بیشتر، مشہور و معروف، ویب سائٹ، بٹ کوائن کا بھی ریٹ بتاتے ہیں۔ مگر بازار اور مارکیٹ میں عام تجار اور صراف اور دیگر ماہرین کے پاس نہ اس کی معلومات ہیں اور نہ ہی اس کی قدر و قیمت ہے بلکہ یہاں تک کہ اگر کسی تاجر سے اس بات کا تذکرہ ہو جائے کہ میں آپ کو ایک معمولی کرنسی (مثلا: تومان) کے بدلے میں کثیر تعداد میں بٹ کوائن

کرنسے بطور تبادلہ کے دیتا ہوں اور آپ مجھے کم مقدار میں یہی کرنسی (مثلا: تومان) ادا کرے شاید بازار اور مارکیٹ میں کوئی ایک تاجر بھی تیار نہیں ہوگا۔

اس پر مزید یہ کسی چیز کے مال ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا حسی وجود ہو اور خارج میں مشار الیہ ہو محض فرضی اور خیالی چیز نہ ہو کہ ہماری تحقیق اور مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ بٹ کوائن، کرپٹو اور دیگر ڈیجیٹل کرنسیوں کو ہمارے ملک اور علاقوں میں وہ نوجوان اور غیر تجربہ کار لوگ کرنسی کی حیثیت اور درجہ دیتے ہیں جن کا کاروباری امور سے دور کا تعلق بھی نہیں صرف انٹرنیٹ کی خیالی دنیا میں منہمک ہوتے رہتے ہیں اس سے بڑھ کر اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

چنانچہ شامی میں ہے:

اذ من شرط المعقود علیه ان یکون موجودا مالا متقوما مملوکا فی نفسه وان یکون ملک البائع فیما یبیعه لنفسه وان یکون مقدور التسلیم۔

(کتاب البیوع، ج: ۵ ص: ۵۸ ط سعید کراچی)

سب سے اہم بات یہ ہے کہ کرپٹو اور بٹ کوائن کرنسی یا وثیقہ اور یا مال نہیں بلکہ ماہرین کے قول کے مطابق یہ کھاتے کا اندراج ہے جو ایک کمپیوٹر اور یا موبائل میں درج کیا جاتا ہے اس کے علاوہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اب ایک کھاتے پر مال یا کرنسی کا اطلاق کرنا شرعا، عقلا، عرفا اور قانونا محال ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم والتقوم يثبت بها و بإباحة الانتفاع به شرعاً

(الدر مع الرد ج ۴: ۵۰۱، ط: سعید کراچی)

لہذا کرپٹو، بٹ کوائن اور دیگر ڈیجیٹل کرنسیاں مال، اثاثہ اور کرنسی کے زمرے میں نہیں آتی اور نہ ہی اس میں کرنسی کے شرائط اور اوصاف پائے جاتے ہیں اس لئے اس سے پیسہ کمانا، کاروبار کرنا، اور ہر قسم کا لین دین جائز نہیں۔

اس بارے میں جو آمدنی ہوگی علمائے کرام نے بعض صورتوں کے اعتبار سے جوے اور قمار (سٹہ بازی) کے زمرے میں شمار کر کے ناجائز قرار دیا ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (المائدة: ۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! یہ جو ہے شراب اور جوّا اور بت اور پانسے، گندے کام ہیں شیطان کے، سو ان سے بچتے رہو، شاید تمہارا بھلا ہو۔

شامی میں ہے:

(قوله لأنه يصير قمارا) لأن القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص، ولا كذلك إذا شرط من جانب واحد لأن الزيادة والنقصان لا تمكن فيهما بل في أحدهما تمكن الزيادة، وفي الآخر الانتقاص فقط فلا تكون مقامرة لأنها مفاعلة منه زيلعي

(فصل فی البیع، ج: ۹ ص: ۵۷۷ ط رشیدیہ جدید)

ولمافی النتف فی الفتاوی:

والثمن علی ثمانیۃ اوجہ:

اولها الفضة ويجوز ان يشتري نقدا او نسيئة وهو ان يشتري بالفضة شيئا او بالدراهم ويجوز ان تكون الدراهم والفضة نقدا او نسيئة الى وقت، والثاني الذهب والدنانير وهي كما ذكرنا من حال الفضة والدراهم، الثالث المكيل يجوز ان يشترى به شيئا نقدا او نسيئة اذا كان بين جنسه ومقداره وصفته، والرابع الموزون وحكمه كما ذكرنا من حكم المكيل، والخامس المذروع ويجوز ان يشترى به شيئا نقدا او نسيئة اذا بين جنسه ومقداره وصفته واجله عندهم وعند الشيخ يجوز وان لم يبين الاجل، والسادس الحيوان يجوز ان يشتري به نقدا ولا يجوز ان يشتري به نسيئة في قولهم جميعا، والسابع المعدودات يجوز ان يشتري بها نقدا او نسيئة اذا لم يكن بينهما تفاوت، والثامن العقار يجوز ان يشتري به نقدا ولا يجوز ان يشتري به نسيئة لان العقار والعواري لا يحتاج الى الاجل، وكذلك سائر الاشياء اذا كانت معينة والمبيع ايضا على هذه الوجوه الثمانية الى اخرها كما فسرنا في الثمن

(کتاب الولاء-انواع الثمن، ج: ۱ ص: ۴۳۹ ط مؤسسۃ الرسالۃ)

جواب نمبر: (۶-۷-۸-۹)

بٹ کوائن اور کرپٹو میں ''ثمن'' ہونے کی صلاحیت؟

عہد حاضر میں کسی چیز کے ثمن اصطلاحی بننے اور اس کے ثمنیت پر اتفاق رائے پیدا ہونے کی ذیل صورت ہو سکتی ہیں:

(۱) ایک یہ کہ حکومت کسی چیز کو ثمن قرار دیدے اور یوں عوام اس کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس کو اصطلاحی زبان میں ' زر قانونی ''اور Legal Tender '' کہا جاتا ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ عوام میں خود کسی شئ مرغوب کا چلن ہو جائے اور اس کو ذریعہ تبادلہ تسلیم کر لی جائے

چنانچہ ''المدونۃ الکبری ''میں تحریر فرماتے ہیں:

ولو ان الناس اجازوا بينهم الجلود حتى تكون لها سكة وعين لكرهتها ان تباع الذهب والورق۔

(کتاب البیوع، التاخیر فی الصرف ج:۳، ص:۵ ط دار الکتب العلمیة بیروت)

بین الاقوامی طور پر قانون کی رو سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ سکہ بنانے کا حق صرف اور صرف حکومتِ وقت کو حاصل ہے اس کے علاوہ عوام کو سکہ بنانے کا کوئی حق حاصل نہیں بلکہ قانونی طور یہ ایک بہت بڑا جرم بھی ہے یہاں تک کی خلاف ورزی کرنے والے کو بڑی تعزیر کا سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔

نیز سکہ بنانے کا حق حکومتِ وقت ہی کو حاصل ہے اس کے علاوہ اگر کسی فرد اور شخص کو سکہ بنانے کو حق دیا جائے تو علمائے کرام کی تصریحات کے مطابق اس سے ملک میں افراتفری اور اور انتشار پھیلے گا بلکہ یہ حکومت کی رٹ کو چیلنج کرنے کی طرف مفضی ہو گا۔

ڈاکٹر عدنان ترکمانی لکھتے ہیں:

> وکرہ ذلک الامام مالک: وقال: انہ من الفساد ولو کان الضرب علی الوفا کما روی عن سعید بن المسیب ان من یضرب النوقد من رجال الدولی وا لسلطة الحاکم یعبر من الفساد فی الارض۔

(السیاسة النقدیة، بحوالہ زر کا تحقیقی مطالعہ ص: ۶۲ ط ادارة المعارف)

یہاں پر اگر اس کو کرنسی یا سکہ بنانے کی بات کی جائے تو اس اعتبار سے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق یہ ٹھیک نہیں۔ اور اگر کوئی ملک اس کو کرنسی بنانے کی کوشش کرے تو اس بارے میں یہ تفصیل ذکر ہوئی کہ جب تک اس کا حقیقی اور خارجی وجود متصور نہ ہو تو اس وقت تک اس کو کرنسی کا درجہ اور حکم حاصل نہ ہو گا۔

رہی یہ بات کہ بعض ممالک میں اس کے لین دین پر اس کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے پابندی ہے ان ممالک میں تو بدون کسی تفصیل کے اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔

جواب نمبر: (۱۰۔۱۳)

اگر کوئی حکومت ڈیجیٹل کرنسی کو ملکی جاری کردہ کرنسی کا متبادل یا قائم مقام بنانا چاہے تو اس صورت میں اس کی ذاتی حیثیت نہیں ہو گی بلکہ یہ ملکی کرنسی کا قائم مقام ہو گی اور اس صورت میں پھر شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی جوئی اتار اور چڑھاؤ نہ ہو ورنہ پھر اس کا قائم مقام ہونے کی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ اس صورت میں پھر ان کرنسیوں کی حیثیت چیک کی ہو گی۔

جواب نمبر (۱۱۔۱۲۔۱۴)

اس کا حکم ما قبل کے پہلے جواب میں بہ تفصیل ذکر ہے کہ جب تک کسی چیز کا خارجی اور مادی وجود نہ ہو اس وقت تک اس کو مال یا کرنسی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر: (۱۵)

سافٹ ویئر بنانا ایک ایجاد اور اختراع ہے اس میں بنانے والے کا وقت اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی محنت اور مشقت شامل ہوتی ہے جسمانی اور ذہنی مشقتوں کے ساتھ ساتھ اکثر اوقات اس میں بھاری اخراجات بھی اٹھانے پڑتے ہیں، اس لئے شرعاً، عرفاً اور قانوناً یہ ایک گونہ (مادی) مال سمجھا جاتا ہے، لہذا اس سے ہر قسم کے جائز اور مشروع قسم کا نفع کمانا جائز ہے اور خود اس اس سافٹ ویئر کی خرید و فروخت بھی جائز ہے۔

جبکہ اس کے خلاف بٹ کوائن، کرپٹو کرنسی اور اس کے علاوہ دیگر ڈیجیٹل کرنسیاں شرعاً، عرفاً اور قانوناً مال نہیں اور نہ ان کو مال اور مادی چیز کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے بلکہ وہ تو محض خیالی اور فرضی اشیاء ہیں اس کے علاوہ ان کی کچھ حیثیت نہیں۔

لما فی بحوث فی قضایا فقهية معاصرة:

ان حق الابتكار حق يحصل بحكم العرف والقانون لمن ابتكر مخترعا جديدا او شكلا جديدا للشيئ۔ والمراد من حق الابتكار ان هذا الرجل ينفرد بحق انتاج ما ابتكره وعرضه للتجارة۔ وكذالک من صنف كتابا او الفه فله حق طباعة ذلک الكتاب نشره۔۔۔ ولكن هذا انما يأتى فى اصل حق البتكار وحق الطباعة، اما اذا قرن هذا الحق بالتسجيل الحكومى الذى يبذل المبتكر من اجله جهده وماله ووقته والذاى يعطى هذا مكانة قانونية تمثلها شهادة مكتوبة بيد البتكر وفى دفاتر الحكومة وصارت تبتبر فى عرف المتجار مالا متقوما فلايبعد ان يصير هذا الحق المسجل ملحقا بالاعيان والاموال بحكم العرف السائر۔

(بحث الحقوق المجردة، ج:ص: ۱۲۱ ط مكتبه دار العلوم)

[حصہ دوم]

جواب نمبر:(۱)

صورت مسئولہ کا شرعی حکم جاننے سے پہلے ایک تمہیدی بات ذہن نشین کر لیجیے:

وہ یہ کہ ہر زمان اور دور میں عوام اور پبلک کے اثاثہ جات وغیرہ کو محفوظ کرنے کے لئے کئی طور اور طریقے اپنائے جاتے ہیں جیسے ہمارے ملکی قانون میں زمین، جاگیر، جائیداد اور دکان اور مکان کو محفوظ اور رجسٹر کرنے کے لئے پٹواری کا نظام متعارف ہے اسی طرح موجودہ عصر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے وہ یہ کو آدمی زمین، زیورات، اثاثہ جات اور دیگر چیزوں کی رجسٹری کے لئے (N.F.T) نان فنجیبل ٹوکن (non fujibale token) ایجاد کیا گیا ہے۔ اب اس کی پشت پر بعض اوقات واقعی موجود اور خارجی شیاء موجود ہوتی ہیں اور یہ N.F.T اس کی نمائندگی کرتی ہے اس صورت میں یہ بذات مال نہیں ہوتا بلکہ ایک موجود چیز کی ڈیجیٹل نمائندگی کرتی ہے اور اس کا جود بھی محض انٹرنیٹ پر ہوتا ہے اس کے علاوہ قانون اور عرف میں اس کا تصور نہیں ہوتا۔ یا جیسا کہ لائسنس کسی چیز کی برقی اور

ڈیجیٹل نمائندگی کرتا ہے۔ کسی چیز کا (N.F.T) بننے کے بعد وہ چیز انٹرنیٹ پر نشر کرکے باقاعدہ اس کا سودا کرپٹو کے ذریعے ہوتا ہے اور باقاعدہ اس کا اس سیل مارکیٹ جاری ہوتا ہے۔

بسااوقات محض برائے نام اشیاء کی رجسٹری کرواکر انٹرنیٹ پر اس کی (N.F.T) جاری کی جاتی ہے اس کی پشت پر شئ، اثاثہ وغیرہ کا خارجی وجود نہیں ہوتا بلکہ فرضی اور خیالی شئ ہوتی ہے، اس کا بھی باقاعدہ طور مارکیٹ سیل ہوتا ہے اور اس کی خرید وفروخت کا بھی کرپٹو کے ذریعے ہوتی ہے۔

صورت مسئولہ میں بھی پہلی صورت میں اگرچہ اشیاء کا خارجی اور حقیقی وجود ہوتا ہے مگر چونکہ اس کی خرید وفروخت کرپٹو کرنسی کے ذریعے ہوتی ہے اس لیے ناجائز ہے اور دوسری صورت میں اس کے ساتھ ساتھ (N.F.T) کی پشت پر اشیاء کا خارجی اور حقیقی وجود بھی نہیں لہذا یہ بطریقِ اولی ناجائز ہے۔

ہمارے خیال کے مطابق یہ بھی جوا اور سٹہ بازی کی ایک قسم ہے جو انٹرنیٹ پر ایجاد کی گئی ہے۔

(محولہ بحوالہ بالا)

جواب نمبر:(۲)

صورت مسئولہ میں فقہائے کرام اور ماہرین بالخصوص سائل کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق میٹاورس ایک غیر موجود اور فرضی دنیا ہے جس کے اندر اشیاء اور اثاثوں کی فرضی قیمتیں اور ان کی فلمی صورتیں دکھائی دیتی ہیں اس میں لوگ ایک نامعلوم اور غیر موجود چیز کی بیع (میٹاورس کے اثاثوں) کا سودا دوسری غیر موجود کرنسی (مثلابٹ کوائن، وغیرہ) کے ساتھ کرتے ہیں اور یہ ایک موہوم سودا ہے جو کہ فریقین کے درمیان منعقد کیا جاتا ہے اس میں اصل کا وجود تک نہیں ہوتا۔ فقہائے کرام کی تصریحات بیع معدوم کے زمرے میں آکر یہ ناجائز ہے۔

نیز اگر مشتری مبیع (سامان) پر قبضہ کرنا چاہے بھی تو اس کے لئے یہ ممکن نہیں۔ لہذا یہ سٹہ بازی ایک نئی صورت ہے جو بعض جوابازوں نے ایجاد کیا ہے۔

چنانچہ فتاوی شامیہ میں ہے:

اذ من شرط المعقود علیہ ان یکون موجودا مالا متقوما مملوکا فی نفسہ وان یکون ملک البایع فیما یبیعہ لنفسہ وان یکون مقدور التسلیم۔

(کتاب البیوع، ج۵، ص:۵۸ ط سعید کراچی)

جواب نمبر:(۳)

گیم (کھیل) کھیلنے کے جواز کے لئے کئی شرائط ہیں:

(۱) وہ کھیل (گیم) بذات خود جائز ہو۔

(۲) کھیل (گیم) میں ناجائز امور کا ارتکاب نہ کیا جا رہا ہو۔ جیسا جوا، قمار۔

(۳) کھیل (گیم) میں اتنا انہماک نہ ہو کہ اس کی وجہ سے فرائض کا ترک لازم آتا ہو، یا اس میں غفلت اور کوتاہی برتی جا رہی ہو۔

(۴) کھیل (گیم) میں کوئی دینی (جہاد یا دیگر طاعات کی تیاری کے لئے دوڑ یا نشانہ بازی وغیرہ) یا دنیوی (مثلا جسمانی ورزش وغیرہ) فائدہ ہو۔ اس کے علاوہ محض ٹائم پاس کے لئے نہ ہو۔ ورنہ پھر لہو لعب میں شمار ہو کر ناجائز ہے۔

اب صورت مسئولہ میں آن لائن گیم کھیلنا اور اس نے کمائی کرنا ذیل مفاسد کی وجہ سے ناجائز ہے:

(الف) اس میں جانداروں کی تصویریں ہوتی ہیں۔

(ب) اس میں مخصوص مراحل پار کرنے پر کمپنی کی طرف سے کوائن ملتے ہیں۔

(ج) یہ لہو و لعب کے زمرے آتا ہے کیونکہ اس میں کوئی دینی اور دنیوی فائدہ نہیں۔

(د) اکثر مراحل میں جوا (قمار) کا عنصر پایا جاتا ہے۔

اس میں ضیاع وقت کے ساتھ ساتھ امور شرعیہ میں کوتاہی اور غفلت برتی جاتی ہے۔ کیونکہ گیم میں انہماک کی وجہ سے کسی چیز کی پرواہ نہ ہوتی۔

لمافی التفسیر المظھری:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ

قلت مورد النص وان کان خاصا وھو الغناء او قصص الأعاجم لکن اللفظ عام والعبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب ومن اقال قتادة ھو کل لھو ولعب

(التفسیر المظھری، ج:۷، ص:۲۴۶ ط بلوچستان بک ڈپو)

لمافی التنویر مع الدر و رد المحتار:

واما الذی یرجع الی المعقود علیه فأنواع: (منھا) ان یکون موجودا فلاینعقد بیع المعدوم۔۔۔(منھا) ان یکون مالا لان البیع مبادلة المال بالمال۔

(کتاب البیوع، ج:۴، ص:۵۰۸ ط سعید کراچی)

کتبه:

احقر محمد کاکازئی عفی عنه

معاون مفتی دار الافتاء ربانیه

جی۔او۔آر کالونی کوئٹه

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی ۔ پاکستان

کمپنی بنانے کے لیے کمپنی کے ٹوکن جاری کرنا کرپٹو کرنسی کی شکل میں

فتوی نمبر	144510100960

سوال

یونیورسٹی کے اندر ہمیں انٹر پیونر شپ Entrepreneurship کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ بجائے ہم جاب کریں، ہم بزنس کے نئے آئیڈیا سوچ کر نئی اسٹارٹ اپ کمپنیاں بنائیں۔ میرا سوال ایک نئی اسٹارٹ اپ کمپنی کھول کر فنڈ نگ حاصل کرنے سے متعلق ہے۔ میں سب سے پہلے ایک ویب سائٹ بناؤں گا جس میں اپنی نئی اسٹارٹ اپ کمپنی کے پروجیکٹ کی تفصیل بتاؤں گا یعنی میری کمپنی کیا کام کرے گی۔ میرے پاس چونکہ صرف نئی کمپنی کا آئیڈیا ہے اور کوئی کیپیٹل اور انفرا اسٹرکچر نہیں ہے لہذا میں سب سے پہلے کمپنی کو قائم کرنے کیلئے فنڈ نگ حاصل کرنے کیلئے اپنی کمپنی کے ٹوکن (کرپٹو کرنسی) جاری کروں گا (مثلاً ایک ملین ٹوکن، جبکہ ہر ٹوکن کی قیمت میں ایک امریکی ڈالر رکھوں گا جو کہ ایتھریم کرپٹو کرنسی میں ہوگی)۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایتھریم بلاک چین کرپٹو ٹوکن بنانے کی سہولت فراہم کرتا ہے جس کیلئے میں ای آر سی ۲۰ ERC20 Ethereum Protocol ایتھریم پروٹوکول کو استعمال کروں گا۔ پھر اپنی کمپنی کے ان ٹوکن کو میں مارکیٹ میں لانچ کروں گا اور لوگوں سے ان ٹوکنوں کے عوض فنڈ نگ حاصل کروں گا۔ لوگ کمپنی کے پروجیکٹ کو دیکھ کر میری اس اسٹارٹ اپ کمپنی کے ٹوکن خریدیں گے اور پھر میں اپنی کمپنی کی شروعات کروں گا۔ لوگوں کو میری نئی اسٹارٹ اپ کمپنی کے ٹوکن خریدنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ کچھ عرصے میں میری اسٹارٹ اپ کمپنی کے ٹوکن کی قیمت کرپٹو کرنسی مارکیٹ پلیس میں بڑھ جائے گی کیونکہ لوگ ان ٹوکنوں کی آپس میں خرید وفروخت کریں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں Aaveڈی فائی کے ذریعے فلیش لون کی سہولت فراہم کروں گا اور اس سے جو نفع آئے گا وہ ان ٹوکن ہولڈرز کو دوں گا۔ میرے سوال یہ ہیں کہ

سوال نمبر (1): کیا اس طرح سے نئے اسٹارٹ اپ قائم کرنا شرعی طور پر جائز ہے؟

سوال نمبر (2): کیا ایسے ٹوکن جاری کرنا، اس کے ذریعہ سے فنڈ نگ حاصل کرنا اور پھر اپنے اسٹارٹ اپ پروجیکٹ میں اس فنڈ نگ کو استعمال کرنا جائز ہے؟

سوال نمبر (3): کیا کرپٹو کرنسی مارکیٹ پلیس میں ان کرپٹو ٹوکن کو زیادہ قیمت پر خرید وفروخت کرنا اور نفع حاصل کرنا جائز ہے؟

سوال نمبر (4): کیا ڈی فائی، Aave اور فلیش لون کو استعمال کرنا جائز ہے؟

مستفتی: محمد ابصار الدین absar98@gmail.com

جواب

واضح رہے کہ کرپٹو کرنسی، بٹ کوائن یا ڈیجیٹل کرنسی یہ ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانہ میں "بٹ کوئن، کرپٹو کرنسی، ڈیجیٹل کرنسی کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں موجود جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکہ ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے اس لیے بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کے نام نہاد کاروبار میں پیسہ لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کسی کمپنی کو قائم کرنے کے لیے کرپٹو کرنسی کی شکل میں اس کے ٹوکن جاری کرنا اور اس کے عوض فنڈنگ حاصل کرنا اور پھر اس کرنسی کی مارکیٹ میں خرید و فروخت کرنا اور اس سے نفع حاصل کرنا یہ سب ناجائز اور حرام ہے نیز فلیش لون اور اس پر حاصل ہونے والا نفع بھی ناجائز اور حرام ہے لہذا صورتِ مسئولہ میں:

(1) مذکورہ طریقہ پر کمپنی قائم کرنا جائز نہیں ہے۔

(2) اور ایسے ٹوکن جاری کرنا اور اس کے عوض فنڈنگ حاصل کرنا اور اس کو کمپنی کے پروجیکٹ میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

(3) ان کرپٹو ٹوکن کی خرید و فروخت کرنا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

(4) ڈی فائی، Aave اور فلیش لون کو استعمال کرنا اور اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے۔

درر الحكام شرح مجلة الأحكام العدلية میں ہے:

"وجملة القول أن للثمن معنيين بمعنى أنه قيمة المبيع ويتعلق بالذمة وهو المعنى الوارد في هذه المادة، ومعنى أنه بدل: أي أنه المال الذي يكون عوضا عن المبيع.فيدخل فيه وهو في المعنى الأول المكيلات، والموزونات، والعدديات المتقاربة والنقود دون الأعيان لعدم إمكان ترتبها بالذمة.ويدخل فيه بمعناه الثاني النقود والمكيلات والموزونات والأعيان غير المثلية كالحيوان والثياب وما إليها هذا والثمن نوعان النوع الأول: الثمن المسمى.النوع الثاني: ثمن المثل".

(الكتاب الأول البيوع، مقدمة في بيان الاصطلاحات الفقهية المتعلقة بالبيوع، المادة: 152الثمن ما يكون بدلا للمبيع ويتعلق بالذمة، ج:1، ص:123، ط:دار الجيل)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ومنها في البدلين وهو قيام المالية حتى لا ينعقد متى عدمت المالية هكذا في محيط السرخسي ومنها في المبيع وهو أن يكون موجودا فلا ينعقد بيع المعدوم وما له خطر العدم كبيع نتاج النتاج والحمل كذا في البدائع وأن يكون مملوكا في نفسه وأن يكون ملك البائع فيما يبيعه لنفسه فلا ينعقد بيع الكلإ ولو في أرض مملوكة له ولا بيع ما ليس مملوكا له وإن ملكه بعده إلا السلم، والمغضوب لو باعه الغاصب ثم ضمنه نفذ بيعه هكذا في البحر الرائق وأن يكون مالا متقوما شرعا مقدور التسليم في الحال أو في تالي الحال كذا في فتح القدير ومنها سماع المتعاقدين كلامهما وهو شرط انعقاد البيع بالإجماع فإذا قال المشتري اشتريت ولم يسمع البائع كلام المشتري لم ينعقد البيع هكذا في الفتاوى الصغرى فإن سمع أهل المجلس كلام المشتري والبائع يقول لم أسمع ولا وقر في أذني لم يصدق قضاء كذا في البحر الرائق ومنها في المكان وهو اتحاد المجلس بأن كان الإيجاب والقبول في مجلس واحد فإن اختلف لا ينعقد".

(كتاب البيوع، الباب الأول في تعريف البيع وركنه وشرطه وحكمه وأنواعه، ج:3، ص:2، ط:دارالفكر بيروت)

فیہ ایضا:

"وهو في الشرع عبارة عن فضل مال لا يقابله عوض في معاوضة مال بمال وهو محرم في كل مكيل وموزون بيع مع جنسه وعلته القدر والجنس ونعني بالقدر الكيل فيما يكال والوزن فيما يوزن فإذا بيع المكيل كالبر والشعير والتمر والملح أو الموزون كالذهب والفضة وما يباع بالأواقي بجنسه مثلا بمثل صح وإن تفاضل أحدهما لا يصح وجيده ورديئه سواء حتى لا يصح بيع الجيد بالرديء مما فيه الربا إلا مثلا بمثل".

(كتاب البيوع، الباب التاسع فيما يجوز بيعه وما لا يجوز، الفصل السادس في تفسير الربا وأحكامه، ج:3، ص:117، ط:دارالفکربیروت)

فتاویٰ شامی میں ہے:

"(قوله لأنه يصير قمارا) لأن القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص".

(كتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ج:6، ص:403، ط:ایچ ایم سعید کمپنی)

فقط واللہ اعلم